ھُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

فاروق
قادیان

ایڈیٹر پبلشر قاسم علی احمدی

شرح چندہ پیشگی
ہندوستان۔ سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] بیرون ہند [illegible]

[illegible]
Qadian

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۵

اطلاع: حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ اب تک شائع نہیں ہؤا۔ اسلئے اس پرچہ میں نقل نہیں کیا گیا۔ (ایڈیٹر)

دارالامان کی خبریں

(۱) ۶ فروری سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضلہ تعالےٰ اچھی ہے۔

(۲) سیدۃ النساء حضرت ام المؤمنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے دعائے صحت کی جائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل کا جلسہ

مورخہ ۳ فروری ۱۹۳۹ء مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالفضل کے زیر اہتمام ایک جلسہ زیر صدارت ماسٹر علی محمدؐ صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی۔ بعد نماز فجر منعقد ہؤا۔ جس میں مولوی ظہور حسین صاحب مجاھد بخارا وائس پریذیڈنٹ مجلس مرکزیہ نے ایک تقریر کی۔ جس میں آیاتِ قرآنیہ سے استدلال کر کے سامعین کو مجلس خدام الاحمدیہ میں داخل ہونے کی تلقین فرمائی۔ اسکے بعد چوھدری مشتاق احمدؐ صاحب باجوہ بی اے ایل۔ ایل بی نے ایک تقریر کی۔ جس میں بزرگانِ محلہ کو اپنی خدمات پیش کرنے کی دعوت دی۔ دعا پر اجلاس برخاست ہؤا۔ (سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ دارالفضل)

سونے پر سہاگہ

"فاروق" کی قبولیت کی زبردست دلیل

۱۸ جنوری ۳۹ء کے معزز روزنامہ "الفضل" کے صفحہ ۳ پر "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق ایک رویا" کے عنوان سے مکرم حافظ نور الٰہی صاحب سیکنڈ کلرک ڈویژن رحیم یارخاں ریاست بہاولپور کا وہ خواب شائع ہؤا ہے۔ جو حافظ صاحب نے احمدی ہونے سے قبل دیکھا تھا۔ اور اس خواب کی بنا پر ہی حافظ صاحب موصوف نے شرف احمدیت حاصل کر کے بیعت کرلی تھی۔ یہ خواب بہت لمبا ہے۔ اس میں سے مَیں صرف وہ حصہ یہاں ناظرینِ "فاروق" کی خوشخبری کے طور پر سناتا ہوں جس کا تعلق میرے اس نوٹ سے ہے۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ۱۹ ذیقعدہ ۱۳۵۱ھ کی شب جمعہ بوقت نماز صبح جبکہ موذن اذان دے رہا تھا۔ میں نے خواب میں ایک نورانی شکل والے بزرگ کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا۔ کہ یہ کون بزرگ ہیں۔ مجھے جواب ملا کہ یہ مرزا غلام احمدؑ ہیں۔ یہ سنکر

"میں اسی خیال سے کہ اُن سے ان کے دعوے کے متعلق کچھ پوچھنا چاہیئے۔ آگے بڑھ کر سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا آپ مسیح موعودؑ ہیں۔ اس کے جواب میں آپؑ فرماتے ہیں۔ ہم نے تو اس دعوے کے دلائل میں کئی رسالے شائع کئے تھے۔ اس مجمع کے لوگوں میں سے بعض جو یہ گفتگو سُن رہے تھے۔ تائید کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ جی ہاں آپ نے فلاں فلاں رسالہ شائع کیا ہے۔ پھر آپ خود فرماتے ہیں۔ کہ ان میں سے ایک "الفاروق" اور "الفضل" بھی ہے"

ایڈیٹر۔ مَیں اس خوشی سے اچھل گیا۔ جبکہ میں نے "فاروق" کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبانِ مبارک کے مندرجہ بالا الفاظ جو خواب میں حضور نے فرمائے تھے۔ پڑھے۔ اس کے بعد جلسہ دسمبر ۳۸ء پر مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقی جانشین حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کا وہ ارشاد جو فاروق کو حضور نے تحریک جدید کا آرگن بناکر اسکی کثرت اشاعت کی تحریک فرمائی۔ سنکر میری مسرت کی حد نہ رہی۔ اور خدا کا شکریہ ادا کیا۔ کہ جس نے "فاروق" کو عزت کی زندگی عطا فرما کر اسکی شان کو دوبالا کر دیا۔ الحمدللہ علےٰ احسانہٖ۔

پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس فرمان کو کہ "فاروق میرے شائع کردہ رسالوں میں سے ہے"! اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ کے اس تازہ ارشاد اور زبردست تحریک کو کہ "فاروق تحریک جدید کا آرگن بنا دیا گیا ہے۔ اسکی زیادہ سے زیادہ تعداد میں جماعت میں اشاعت کی جائے۔" سامنے رکھ کر پوری کوشش کرکے "فاروق" کی ہزاروں تک خریداری کریں۔ اور دو روپیہ آٹھ آنہ سالانہ چندہ کچھ بھی نہیں ہے۔ جس کے بدلہ میں سال بھر تک آپ کو معرفت کے خزانے اور بے بہا موتی ہفتہ وار ملتے رہینگے۔ اور آپ شرح صدر سے فاروق کی ترقی اشاعت میں کوشاں ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ احمدی احباب بھی میری اس مسرت میں شریک ہونگے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت فضل عمر مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے "فاروق" کو اپنا پرچہ قرار دیا۔ جس کے بعد ہر وہ احمدی دوست جسکو ڈھائی روپیہ سالانہ دینے کی توفیق ہے وہ فاروق کی خریداری میں ذرا بھی دیر نہ کریگا۔

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) احباب کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری آخری تاریخ ہے۔ جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے۔

(۳) مجھے افسوس ہے۔ کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گذشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں

(۴) ممکن ہے۔ اسکی وجہ یہ ہو۔ کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے۔ سکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اسلئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستہ میں لسٹ غائب ہو گئی یا سکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا۔

(۵) ہو سکتا ہے۔ کہ سکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو۔ مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ واری بھی افراد ہی پر ہو گی۔

(۶) بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے۔

(۷) جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں تحریک جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائیگی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے۔ اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجبِ ثواب

(۸) لوگ اولاد کے لئے تڑپتے ہیں۔ کہ شاید ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ وار کون ہو سکتا ہے۔ مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالےٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے۔ خدا تعالیٰ اسکی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے۔

(۹) جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں۔ تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہنچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپ کو حاصل ہو جائے۔

(۱۰) سب سے آخر میں آپ کو یہ توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائیدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو۔ کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔ اَللّٰھُمَّ اٰمین۔

خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ۱۰ فروری کے بعد کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا

جن جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ چندہ تحریک جدید کی فہرستیں ارسال کرنے میں سستی کر رہے ہیں وہاں کے افراد براہ راست اپنے وعدے بھیجدیں

۲۷ جنوری حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے مالی مطالبہ کے متعلق ایک نہایت ہی اہم ارشاد فرمایا ہے۔ جو احباب جماعت کی آگاہی کے لئے فاروق میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔ (خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

حضور نے فرمایا:-
یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کوئی وعدے قبول نہیں کئے جاویں گے۔ میں نے کل دفتر سے لسٹ منگوائی تھی۔ اور مجھے افسوس ہے۔ کہ

قادیان میں بھی ابھی بہت سے ایسے دوست ہیں جنہوں نے توجہ نہیں کی

وہ ایسے نہیں۔ کہ ہم خیال کریں۔ کہ وہ مالی مشکلات کی وجہ سے حصہ نہیں لے سکے۔ بلکہ ایسے ہیں۔ کہ جو کسی نہ کسی صورت میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اور پہلے سالوں میں حصہ لیتے رہے ہیں

باہر کی بعض بڑی جماعتوں کی فہرستیں بھی تا حال نہیں آئیں

جیسا کہ دفتر کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وعدوں کا زور آخری دنوں میں بہت ہوتا ہے۔ جو مخلص ہیں۔ یا جن کے حالات اجازت دیتے ہیں۔ وہ تو پہلے دنوں میں ہی توجہ کرتے ہیں۔ پھر درمیان میں رَو کم ہو جاتی ہے۔ اور پھر جب آخری دن آتے ہیں تو پھر رَو تیز ہو جاتی ہے۔ کیونکہ دوستوں کو خیال ہوتا ہے۔ کہ اب وقت ختم ہونے کو ہے۔ مگر ان کو اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ دس فروری کے بعد کا وعدہ یا باہر کے جس خط پر گیارہ فروری کے بعد کی مہر ہوگی۔ ایسا کوئی وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے۔ کہ

اللہ تعالیٰ ایک جماعت خدمت کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے

اور کئی لوگوں کی خوابوں سے اسکی تائید ہو چکی ہے۔ سینکڑوں لوگوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ جو لوگ طاقت کے باوجود پیچھے رہے۔ یہ انکی بدنصیبی ہوگی پس

ہر شخص جو تھوڑا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اسکی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں

کئی لوگ اسلئے ہچکچاتے ہیں۔ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ پہلے ہم نے زیادہ حصہ لیا تھا۔ اب کم کس طرح کریں۔ حالانکہ شرائط کے ماتحت ایسا کرنا جائز ہے۔ اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ جو شخص سابقون میں شامل نہ ہو سکے۔ وہ دوسرے درجہ میں نہ ہو۔ ایسا خیال کرنا نادانی اور ثواب کی ہتک ہے۔

ثواب خواہ کتنا ہی تھوڑا کیوں نہ ہو ضرور حاصل کرنا چاہیئے

اگر کسی نے پچھلے سال سو روپیہ دیا۔ مگر اس سال وہ سمجھتا ہے۔ کہ میں پانچ روپیہ ہی دے سکتا ہوں۔ اور اسلئے رُکتا ہے۔ کہ اس سے میری ہتک ہوگی۔ تو وہ عزت کو ثواب پر مقدم کرتا ہے۔ حالانکہ

ثواب کو عزت پر مقدم کرنا چاہیئے

اگر تو وہ واقعی معذور ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسکے پانچ بھی پانچ سَو کے برابر ہیں۔ اور اگر وہ معذور نہیں۔ تو جو درجہ وہ اپنے لئے ایمان کا تجویز کرتا ہے۔ اس کے مطابق اللہ تعالیٰ اسے اجر پائے گا۔ پس قادیان کے دوستوں کو بھی اور باہر والوں کو بھی میں پھر ایک دفعہ متوجہ کرتا ہوں۔ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ بعد میں بیسیوں لوگ خطوط لکھتے ہیں۔ کہ ہم سے غلطی ہو گئی۔ معاف کر دیں۔ اور یہ وعدہ قبول کر لیں۔ حالانکہ جب ہم نے ایک قانون بنا دیا۔ تو معافی کے کیا معنی۔ پس جنہوں نے بعد میں معافی مانگنی ہے۔ وہ ابھی ہوشیار ہو جائیں۔ اس سال چونکہ اس سکیم کی پوری پوری وضاحت کر دی گئی ہے۔ اس لئے

آئندہ کوئی نیا وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا

سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے بے کار تھے۔ اور بعد کے کسی سال میں کام پر لگے ہوں۔ مثلاً کوئی اب طالب علم ہے۔ اور اگلے سال کام پر لگے۔ بیسیوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ اسلئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دے دی ہے۔ مگر آئندہ سال نہیں دی جاویگی۔ کیونکہ اب میں اس سکیم کی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ پس سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمد نہیں رکھتے تھے۔ ایسے احمدیوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ خواہ وہ کتنی منتیں کیوں نہ کرے

جو اس سال شامل ہوگا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکے گا

کیونکہ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ پس یہ آخری اعلان ہے۔ جس سے دوستوں کو پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ممکن ہے۔ کہ بعض جماعتوں کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کر رہے ہوں۔ اور دوست سمجھتے ہوں۔ کہ ہمارے وعدے پہنچ چکے ہیں۔ دفتر کو چاہیئے۔ کہ ایسے مقامات پر کئی لوگوں کو اطلاع بھیج دے۔ کہ ان کے وعدے تا حال نہیں پہنچے۔ اور جن کو وعدوں کی منظوری کی اطلاع دفتر سے نہیں پہنچی۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ

اچھی طرح سے اطمینان کر لیں

ایسا نہ ہو۔ کہ رہ جائیں۔ ابھی وقت ہے۔ کہ وہ اصلاح کرا لیں۔ لیکن اگر انہوں نے نہ کرائی۔ تو پھر یہ عذر نہیں سنا جائے گا۔ کہ ہم نے وعدہ بھیج دیا تھا۔ سکرٹری یا پریذیڈنٹ پر ذمہ واری ہے۔ یہ تحریک چونکہ طوعی ہے۔ اس لئے

ہر فرد میرے سامنے براہِ راست ذمہ وار اور جواب دہ ہے

پس ہر فرد کو یہ اچھی طرح سے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف انہی کے وعدے قبول کئے جاویں گے۔ جو وقت پر پہنچا دیں گے۔ اگر کسی جماعت کے سکرٹری یا پریذیڈنٹ سستی کرتے ہیں تو دوستوں کو چاہیئے۔ خود براہِ راست وعدے بھیج دیں۔ اور اگر انہوں نے خود نہ بھیجے۔ تو ہم یہی سمجھیں گے۔ کہ عہدہ داران کی سستی میں وہ خود بھی شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں شامل ہو جاؤ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزار سپاہیوں والی فوج میں شمولیت کا فخر حاصل کر سکو

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۹۱ء میں ایک کشف دیکھا۔ آپ فرماتے ہیں:-

"کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا۔ کہ انسان کی صورت میں دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہیں۔ ایک زمین پر اور ایک چھت کے قریب بیٹھا ہے۔ تب میں نے اس شخص کو جو زمین پر تھا۔ مخاطب کر کے کہا۔ کہ **مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے** مگر وہ چپ رہا۔ اور اس نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔ تب میں نے اس دوسرے کی طرف رخ کیا۔ جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا۔ اور اسے میں نے مخاطب کر کے کہا۔ **کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے** وہ میری اس بات کو سُن کر بولا۔ کہ ایک لاکھ نہیں ملے گی۔ **مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔** تب میں نے اپنے دل میں کہا۔ کہ اگرچہ پانچ ہزار آدمی تھوڑے ہیں۔ پر اگر خدا چاہے۔ تو تھوڑے بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی۔ کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله" (ازالہ اوہام صفحہ ۹۷-۹۸ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ بالا کشف تحریک جدید میں قربانیاں کرنے والوں کے ذریعہ پورا ہونے والا ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں۔ کہ درحقیقت انہی لوگوں کے متعلق یہ کشف ہے۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ کئی سال سے میرا یہ خیال ہے۔ کہ یہی وہ فوج ہے۔ جس کے ملنے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دی گئی تھی۔ اور اس فوج کے ذریعہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے۔ کہ اسلام کی فتح کے لئے ایک مستقل اور پائیدار بنیاد قائم کرے۔ اور یہ فوج اپنا ایک ایسا نشان چھوڑ جائے۔ جس کے ذریعہ ہمیشہ دنیا میں تبلیغ اسلام ہوتی رہے۔"

یاد رہے۔ کہ اس "جہاد کبیر" میں حصہ لینے والے وہ لوگ ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس کشف والی پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں۔ کہ" اگلی نسلوں میں ان کا نام عزت سے لیا جائے۔ اور ان کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہے۔ نیز یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اسی طرح مستحق ہوں گے۔ جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونے والے صحابہ رضی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے مورد ہوئے۔ اور جو لوگ اس تحریک کے کامیاب بنانے میں مدد دیں گے۔ اللہ تعالےٰ ان کا نام خاص لوگوں میں لکھے گا۔ اور کہ اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ مخلصین کی ایک مستقل یادگار قائم کرنا چاہتا ہے۔"

ظاہر ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے تحریک جدید میں مالی قربانیاں کرتے ہوئے اس قابل ہو جائیں گے۔ کہ ان کا نام ہمیشہ کے لئے تاریخ میں محفوظ رہے پس تحریک جدید کی اس اہمیت نے ہر مخلص احمدی کے دل میں ایک شدید خواہش اور نہ مٹنے والا جذبہ پیدا کر دیا ہے۔ کہ وہ تحریک جدید کی قربانیوں میں ضرور شامل ہو جائے۔ خواہ اسے ذاتی طور پر کتنی بھی مالی مشکلات سد راہ کیوں نہ ہوں۔ کیونکہ یہ موقع روز روز نہیں آتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں یہ وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے۔ پس ہر احمدی کو باوجود مجبوریوں کے تحریک جدید میں شامل ہو کر خدائی فوج میں داخل ہونا چاہیئے چونکہ اس سال حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس سکیم کی پوری وضاحت فرما دی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ پر رحم فرما کر یہ اجازت دے دی ہے۔ کہ جو لوگ اب تک کسی سال میں بھی شامل نہیں ہوئے۔ وہ "تحریک جدید سال پنجم" اور گذشتہ چار سال میں بھی شامل ہو کر اس فوج میں اپنا نام لکھوا لیں۔ کیونکہ جو شخص اس سال شامل ہوگا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکے گا۔ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ مگر دس فروری کے بعد کوئی نیا وعدہ حضور قبول نہیں فرماویں گے۔ پس ضروری ہے۔ کہ وہ لوگ جنہوں نے گذشتہ کسی سال میں حصہ نہیں لیا۔ وہ اس "سال پنجم" میں شامل ہو جائیں۔ اور گذشتہ چار سالوں کا بھی اس سال وعدہ کر لیں۔ تا ان کا نام بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہونے والے سپاہیوں میں آ جائے۔

اس جگہ اخبار پڑھنے والے سے میری عرض ہے۔ کہ وہ ایک لمحہ کے لئے ذرا ٹھہر کر سوچ لیں۔ کہ کیا اس نے اپنا نام اس فوج میں اپنا وعدہ بھیج کر لکھوا لیا۔ اگر نہیں تو اب سب سے پہلے اپنا وعدہ براہِ راست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور بھیج دے۔ کیونکہ دس فروری آخری وقت ہے۔ اس کے بعد کوئی وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ پس آپ کا پہلا فرض ہے۔ کہ اپنا نام لکھوانے کے لئے وعدہ لکھ کر بھیج دیں۔ تا آپ اس ثواب سے محروم نہ رہ جائیں۔

یہ بھی یاد رہے۔ کہ "تحریک جدید" میں کم سے کم پانچ روپیہ کی رقم ہوتی ہے۔ جو لوگ اس سے کم دو دو چار چار کا وعدہ کریں گے۔ ان کے وعدے بھی حضور منظور نہیں فرماویں گے۔ کیونکہ پانچ روپیہ سے کم کا کوئی حصہ تحریک جدید میں نہیں۔ ہاں پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ جس قدر اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ اپنی حیثیت کے مطابق وعدہ کریں۔ مگر جو لوگ باوجود طاقت کے کم حصہ لیں گے۔ ان کے ثواب میں کمی ہوگی۔ چونکہ مومن کمی ثواب کو برداشت نہیں کرتا۔ اس لئے چاہیئے۔ جس قدر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی نعمتوں سے مالا مال کیا ہوا ہے۔ اس کے مطابق تحریک جدید میں قربانی کریں۔ تا آپ کے ثواب میں کمی نہ ہو۔ اسلئے تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانی میں اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کے لئے اپنے مال کو قربان کر دیں۔ پس یہ موقعہ ایسا نہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا کوئی فرد اسے رائیگاں جانے دے۔ اور پھر اللہ تعالےٰ کے حضور سرخرو ہو جائے۔ کیونکہ جس طرح نبی روز روز نہیں آتے۔ اسی طرح "موعود خلیفے" بھی روز روز نہیں آتے۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنا مال راہِ خدا میں قربان کر دیں۔ تا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شمولیت کا فخر حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین والسلام۔

خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکریٹری تحریک جدید۔

جنہوں نے سال چہارم کا وعدہ ایفا نہیں کیا۔ ان کیلئے سال پنجم میں وعدہ کرنے کی کوئی روک نہیں

سیدنا امیر المؤمنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مالی مطالبہ "تحریک جدید سال پنجم" کی شمولیت میں بعض احباب جنہوں نے "تحریک جدید سال چہارم" کے وعدے کو ابھی عملی جامہ نہیں پہنایا۔ وہ سال پنجم کا وعدہ کرنے میں اسلئے شرم اور حجاب محسوس کر رہے ہیں۔ کہ جب تک سال چہارم کا وعدہ پورا نہ کر لیں۔ اس وقت تک سال پنجم کا وعدہ نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ جو ماہ فروری میں ۱۰ رفروری کے بعد ادا کرنے والے ہیں۔ یا اس کے بھی بعد تک کی انہوں نے مہلت حاصل کی ہوئی ہے۔ اور ان کے ادا کرنے کا وقت نہیں آیا۔ ایسے تمام احباب کے لئے اجازت ہے۔ کہ چونکہ ان کی سال چہارم کی ادائیگی کا وقت ابھی نہیں آیا۔ اسلئے وہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدہ کے لئے ۱۰ رفروری تک وعدہ کر سکتے ہیں۔ ان کے لئے کوئی روک نہیں۔ پس ایسے تمام لوگ ۱۰ رفروری تک اپنا وعدہ حضور ایدہ اللہ کے حضور پیش کر لیں۔ لیکن اگر انہوں نے ۱۰ رفروری کے بعد وعدہ کیا۔ تو ایسا وعدہ ان کا قبول نہیں کیا جاویگا۔ کیونکہ ان کے لئے وعدہ کرنے میں کوئی روک نہیں ہے۔ پس سال چہارم کے وعدہ کے پورا کرنے والے احباب بھی ۱۰ رفروری تک اپنا وعدہ کریں۔ لیکن اگر وہ حجاب کی وجہ سے ۱۰ رفروری تک وعدہ نہیں کریں گے۔ تو ان کا وعدہ چونکہ ۱۰ رفروری کے بعد کا ہوگا۔ جو حضور منظور نہیں فرماویں گے۔ پس انہیں چاہیئے۔ کہ سال پنجم کے لئے ۱۰ رفروری تک وعدہ کر لیں۔ کیونکہ ان کے لئے کوئی روک نہیں۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ اس غلط فہمی کا ازالہ کیا جاتا

ثنائی مشن!

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک بڑی عیسائی خدمت

بجواب

قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت

(الکفر ملّة واحدة)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"اہلحدیث" مجریہ ۲۰ر جنوری ۱۹۳۹ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے ہماری نیک تحریک انگلستان میں قبر مسیح کے اعلان کا جواب رقم فرمایا ہے۔ اور عیسائیوں کو جو جواب ان کے پادری صاحبان سکھاتے اس ڈیوٹی کو مولوی صاحب نے ادا کیا ہے۔ فرماتے ہیں:-

"ان (احمدیوں - ناقل) کو اس بات کا خیال نہیں۔ کہ یورپ کے سمجھدار لوگ جو ہمارے لٹریچر سے واقف ہوں گے۔ وہ فوراً کہدیں گے۔ کہ تمہارے مسیح موعود نے خود لکھا ہوا ہے۔ کہ مسیح کی قبر جلیل (گلیل) میں ہے۔ ازالہ اوہام تقطیع خورد ص۴۷۳ جلد اول۔ تو پھر وہ کیا جواب دیں گے۔" (اہلحدیث مذکورہ ص۵ کالم ۲)

(۱) اگر مذکورہ بالا تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بجائے پادری عبد الحق یا میلارام وغیرہ کی طرف سے ہوتی۔ تو اور بات تھی۔ کیونکہ ان کے فرضی خدا کو مردہ ثابت کر کے ایک جگہ مدتوں سے مدفون ہونے کا پتہ دیا جا رہا تھا۔ انہیں جس قدر بھی غم اور اضطراب ہوتا کم تھا۔ اور وہ اس کے برخلاف جتنے ہاتھ پاؤں مارتے بجا تھے۔ لیکن ایک مدعی اسلام بلکہ مزعومہ سردار اہلحدیث کا ایسی حرکات کرنا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی حدیث الکفر ملة واحدة کی بیّن تصدیق نہیں تو اور کیا ہے۔ اور احمدیت کی صداقت کی زبردست دلیل ہے۔ کہ اگر احمدیت خدا تعالےٰ کی طرف سے نہ ہوتی۔ تو پھر یہ تمام فرقے باوجود آپس کے شدید اختلافات کے اس کے مقابل ایک اسٹیج پر کیوں نظر آتے۔

(۲) باقی رہا یورپ کے سمجھدار عیسائیوں کا معاملہ۔ سو ہم ان کو انشاء اللہ تعالیٰ ایسا جواب دیں گے۔ کہ ان کی تسلی ہو جائے گی۔ اور اوّل تو ہمارے لٹریچر سے واقف انسان ایسا بیہودہ جواب کبھی نہیں دے گا۔ بلکہ کوئی ناواقف یا متعصب گمراہ کنندہ ہی دے سکتا ہے۔ جیسا کہ آگے چل کر ثابت ہو جائیگا اور ہمارا جواب مولوی ثناء اللہ صاحب کی طرح نہیں ہوگا۔ کہ جب مخالف کی طرف سے کسی عقیدہ پر اعتراض پڑے۔ تو اپنے عقیدہ ہی کو چھپا گئے۔ اور "شیر پنجاب" کی بجائے جھٹ "گیدڑ پنجاب" بن گئے۔ جیسا کہ غازی محمود دھرمپال کے حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اڑ جانے کے اعتراض کے جواب میں مولوی صاحب نے لکھا۔ کہ

"حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے سے بھی یہی مراد ہے۔ کہ وہ محفوظ جگہ جا پہنچے۔" (ترک اسلام برترک اسلام ص۹۱)

دیکھئے ناظرین۔ کہاں حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے اور تقریباً دو ہزار سال سے الآن کما کان کا مصداق بنے رہنے کا شور و غوغا اور کہاں یہ پھسپھسا سا جواب اور اس پر دعوےٰ ہے شیر پنجاب ہونے کا۔

(۳) اب ذیل میں مولوی صاحب کے اعتراض کا جواب دے کر سردست ان کے اضطراب کو دور کئے دیتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ازالہ اوہام میں جہاں گلیل میں قبر مسیح کے متعلق لکھا ہے۔ وہ عیسائی مسلمات اور انجیلی بیانات کی رو سے ہے۔ کیونکہ وہاں حضور نے "نور افشاں" مطبوعہ ۲۳ر اپریل کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے ایسا لکھا ہے۔ مگر اس کے متعلق حضور کی اپنی تحقیق جو صحیح اور بلا شک و شبہ ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ چنانچہ حضور نے اس کے متعلق ایک مستقل کتاب "مسیح ہندوستان میں" تحریر فرمائی جس میں شواہد اور بینات سے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام کشمیر میں فوت ہوئے۔ اور سری نگر محلہ خانیار میں آپ کی قبر مبارک ہے۔ اور مولوی صاحب کے اعتراض کا جواب خود حضورؑ نے ست بچن حاشیہ ص۱۶۴ پر دیا ہے۔ جہاں فرماتے ہیں:-

"ہاں ہم نے کسی کتاب میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح کی بلاد شام میں قبر ہے۔ مگر اب صحیح تحقیق ہمیں اس بات کے لکھنے کے لئے مجبور کرتی ہے۔ کہ واقعی قبر یہی ہے۔ جو کشمیر میں ہے۔"

پھر رازِ حقیقت کے ص۲۰ پر فرماتے ہیں:-

"خدا تعالےٰ کے فضل اور کرم سے مخالفوں کو ذلیل کرنے کے لئے اور اس راقم کی سچائی ظاہر کرنے کے لئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔ کہ جو سری نگر محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے۔ وہ درحقیقت بلاشک و شبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔"

پس مذکورہ بالا تحریرات سے واقف انسان تو کبھی ایسا اعتراض نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی ان بیانات کو متضاد اور متناقض قرار دے گا۔ کیونکہ آپ نے اوائل میں انجیلی بیانات کے مطابق حضرت مسیح کی قبر یروشلم میں قرار دی۔ لیکن بعد کی اپنی تحقیقات سے انجیلی بیانات کی تردید کر کے صحیح نتیجہ اور اصل حقیقت کا اعلان کر دیا۔ ہاں واقف اور سمجھدار زیادہ سے زیادہ یہی کہہ سکتا ہے۔ کہ پہلا بیان منسوخ ہے۔ اور دوسرا ناسخ۔

(۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اندھی مخالفت نے ان لوگوں کو یہاں تک پہنچا دیا ہے۔ کہ ہماری طرف سے کوئی نیک سے نیک تحریک کیوں نہ ہو۔ اسکی بھی مخالفت ضرور کرتے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے بڑے بھائی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا تو یہ حال ہے۔ کہ ہماری مخالفت میں انہیں خواب ہی یہی نظر آتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ عم کی گاڑی میں جتے ہوئے اسے کھینچ رہے ہیں۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ حال ہے۔ کہ تائید باطل میں لگے ہوئے ہیں۔ اور مردہ پرست عیسائیوں کو مدد دیتے اور حق کی مخالفت کرتے ہیں۔ قاتلهم الله انی یؤفکون۔ ولهم ما قیل ؎

ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیری ہا پدید آمد پرستارانِ میت را

خاکسار عبد الرحمٰن مبشر مولوی فاضل مدرسہ احمدیہ قادیان

(بقیہ ص۶)

کہلانے والوں کی پیروی کرتے رہے۔ جو تمہیں پستی کی طرف لے گئے۔ مگر خدا کے لئے اب تو آنکھیں کھول کر دیکھو۔ مسیحائے زماں تمہیں بلا رہا ہے۔ نادانو تم

"شام کو تو کہتے ہو۔ کھلا رہے گا۔ کیونکہ آسمان لال اور دھندلا ہے۔ تم آسمان کی صورت میں تو تمیز کرنی جانتے ہو۔ مگر زمانوں کی علامتوں میں تمیز نہیں کر سکتے" متی ۱۶ / ۲-۳

"جب بادل پچھم سے اٹھتے دیکھتے ہو۔ تو فوراً کہتے ہو۔ کہ مینہ برسے گا۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور جب تم معلوم کرتے ہو۔ کہ دکھنا چل رہی ہے۔ تو کہتے ہو۔ کہ لو چلے گی۔ اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اے ریاکارو۔ زمین اور آسمان کی صورت میں تو امتیاز کرنا تمہیں آتا ہے۔ لیکن اس زمانے کی بابت امتیاز کرنا کیوں نہیں آتا۔ اور تم اپنے آپ ہی کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ کہ واجب کیا۔ (لوقا ۱۲ / ۵۴-۵۸)

مبارک وہ جو خدا کے بھیجے ہوئے امام پر صدق دل سے ایمان لائے۔ والسلام

خادم احمدیت خواجہ خورشید احمد مجاہد سیالکوٹی - قادیان۔

رسالہ "دین و دنیا" کے متعلق اعلان

حال ہی میں ایک رسالہ "دین و دنیا" نامی ایک صاحب عبد الغنی صاحب احمدی نئی آبادی کچگواڑہ دروازہ جالندھر شہر نے شائع کیا ہے۔ اس کے بعض حصص عقائد کے لحاظ سے اسلام اور سلسلہ احمدیہ کی تعلیم کے سراسر مخالف ہیں۔ مؤلف کی درخواست پر نظارت ہذا (تالیف و تصنیف) کی طرف سے مضامین رسالہ پر نظر ثانی ہو کر اصلاح طلب امور کے متعلق توجہ دلانے کے باوجود مؤلف رسالہ نے اصلاح نہیں کی۔ اور یونہی رسالہ شائع کر دیا۔ اسلئے اس کتاب کی اشاعت کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بند کیا جاتا ہے۔

(ناظر تالیف و تصنیف)

ضروری درخواست

[illegible]

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر احمدی مشن!

کاش مسلمان کہلانیوالے خود غرض اماموں کو چھوڑ کر حقیقی امام کو شناخت کریں

یاد وہ دن جبکہ کہتے تھے یہ سب ارکانِ دیں ٭ مہدیٔ موعود اب جلدی ہی ہوگا آشکار
پھر وہ دن جب آگئے اور چودہویں آئی صدی ٭ سب سے اول ہو گئے منکر یہی دیں کے منار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار (فرمودہ حضرت مسیح موعود)

قوم مسلم کی جو ناگفتہ بہ حالت اس وقت ہے۔ وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ایک وقت تھا۔ کہ یہ قوم تمام قوموں کی سردار مانی جاتی تھی۔ اور روئے زمین پر اس کا سکہ بیٹھا ہوا تھا۔ مگر آج زمانہ کی گردش نے اسے زیر و زبر کر دیا۔ دین سے بے پرواہی اور دنیا سے تعلق آج اس قوم کا ایک محبوب ترین مشغلہ ہے۔ اللہ تبارک تعالےٰ نے اس قوم پر اس قدر احسانات کئے تھے۔ کہ جسکی انتہا نہیں۔ مگر افسوس کہ یہ قوم خدا تعالےٰ کے صادقوں کو بھلا کر خود غرضی اور دنیا کے اسباب پر جم گئی۔ اپنے مقدس رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پاک تعلیم کو چھوڑ کر ایک ایسے گروہ کی معتقد ہو گئی۔ جس نے اسکی رہی سہی طاقت کو بھی خاک میں ملا دیا۔ جس کا خمیازہ یہ قوم بھگت رہی ہے۔

چنانچہ کچھ عرصہ سے گورداسپور کی جامع مسجد شیر جنگ میں امامت کا جھگڑا شروع ہے۔ مسلمانوں کو کوئی ایسا امام ہی میسر نہیں آتا جس پر ان کا اعتبار جم سکے۔ ابتداء میں اس مسجد کی امامت کے لئے کسی مولوی عبدالعزیز کو مقرر کیا گیا۔ جو کچھ عرصہ امامت کراتا رہا۔ بعدہٗ اس کے ایسے ویسے حالات کو دیکھ کر گورداسپور کی انجمن اسلامیہ نے اسے امامت سے جواب دے دیا۔ ملاں مذکور نے چھینیاں والی سڑک پر مسجد کے لئے علیحدہ جگہ لے لی۔ اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ مسجد شیر جنگ ویران ہو جائے۔ اور میرے معتقد یہاں نماز ادا کیا کریں مسجد تو ابھی بنی نہیں۔ البتہ مسجد کی زمین پر صفیں بچھا کر اس کے معتقد اسکی امامت میں نماز گذارتے ہیں۔ دیگر مسلمانوں کو فکر پڑی۔ کہ کہیں مسجد شیر جنگ ویران ہی نہ ہو جائے۔ اور جو نمازی یہاں نماز پڑھتے ہیں۔ وہ امام کے نہ ہونے کی وجہ سے کسی اور مسجد میں ہی نماز نہ پڑھنے لگ پڑیں۔ اسلئے انہوں نے نکل کوٹلی کے ایک مولوی کو بلا کر جو کہ وہابی خیالات رکھتا تھا۔ امامت پر مقرر کر دیا۔ کہتے ہیں۔ دو تین جمعے ہی اس نے پڑھائے تھے۔ کہ کٹر سنیوں نے اسکی مخالفت شروع کر دی۔ اور اسے بھی امامت سے دست بردار ہونا پڑا۔ اس کے چلے جانے کے بعد مولوی مظہر علی پسر مولوی نواب دین ستکوہی کو امامت کے لئے بلایا گیا۔ جو تشریف لے آئے۔ اور چند دن امامت کراتے رہے۔ لیکن شامت اعمال کی وجہ سے انہیں بھی مسجد کی امامت کو خیرباد کہنا پڑا۔ اب کی دفعہ لاہور والوں نے مولوی سید نور الحق صاحب نقشبندی سابق امام مسجد شاہی لاہور کو امامت کے لئے بھیجا ہے۔ کئی ایک لوگوں کا خیال ہے۔ کہ مولوی صاحب موصوف بھی وہابی خیالات کے مالک ہیں۔ اسلئے آپس میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں بھی مسجد سے نکال دیا جائے۔ چنانچہ $\frac{25}{1}$ ۳۹ کو بعنوان "انکشاف حقیقت" ایک اشتہار محبوب عالم صاحب بی اے۔ ایل ایل بی گورداسپور کی طرف سے شائع کیا گیا۔ جس میں وکیل صاحب نے خان بہادر سعادت علی خاں صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ لاہور متولی شاہی مسجد و دیگر مساجد اور دو تین اور مساجد کے معتبر اماموں کی چٹھیاں اشتہار مذکورہ میں درج کی ہیں تاکہ گورداسپور کے کٹر سنیوں کو اچھی طرح تسلی ہو جائے۔ کہ وہابی عنصر ان (مولوی نور الحق) کی ذات میں نہیں۔ اور وہ صحیح "حنفی المذہب" ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالغنی صاحب امام مسجد مولوی غلام یٰسین صاحب مرحوم بازار سمیاں ٹکسالی گیٹ لاہور اپنی چٹھی میں وکیل صاحب کو مخاطب کرتے اور مولوی صاحب موصوف کے کٹر سنی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے رقمطراز ہیں۔ کہ "اس سے بیشتر جناب کے خط کا جواب ارسال کر چکا ہوں۔ مجھے بعد میں خیال پیدا ہوا۔ کہ میں نے ایک عریضہ ایس۔ ایم مولوی عبدالحمید صاحب گورداسپور کو بھی تحریر کیا تھا۔ آپ ان سے دریافت کریں۔ کہ مولوی عبدالغنی نے جو آپ کو عریضہ بھیجا ہے۔ پس اس خط سے بھی آپ کو مولانا صاحب کے عقیدہ کا علم ہو جائے گا۔ میں ہر دو خطوط میں واضح طور پر تحریر کر چکا ہوں۔ عام قاعدہ ہے۔ کہ گیارھویں کی مبارک تقریب ایک دفعہ ماہ میں ہوتی ہے۔ لیکن مولانا کی مسجد میں ہر جمعرات کو ہوتی ہے۔ شنیدہ کہ بود مانند دیدہ۔ تشریف لاکر ملاحظہ فرمائیے۔ اور اپنا شکوک رفع کیجئے۔"

اور پھر چونکہ مولوی عبدالغنی صاحب جانتے ہیں۔ کہ ہم مولویوں کی تو اب کوئی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اسلئے کمال جرأت سے اہل گورداسپور کو ایسی بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ جس سے ان کا مولوی نور الحق صاحب پر اعتماد جم جائے۔ چنانچہ اس سے قبل کی چٹھی میں لکھتے ہیں:۔

"مولانا صاحب (نور الحق) قابل فاضل عالم اجل ہیں۔ خصوصاً گورداسپور والوں کے لئے نہایت کارآمد ثابت ہوں گے۔ کیونکہ پنجابی نبی کا ضلع ہے۔ اور مولانا موصوف کی ذات گرامی ان کی خبر لینے کی جرأت اپنے دل میں رکھتے ہیں۔ یہ آپ کو تجربہ اسوقت ہوگا۔ جب مولانا صاحب وہاں باقاعدہ کام پر لگ پڑے۔"

معلوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی عبدالغنی نے عالم مدہوشی میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔ ورنہ اگر وہ اپنی اصلی حالت پر ہوتے۔ تو مندرجہ بالا الفاظ تحریر نہ کرتے۔ کیا انہیں مولوی محمد حسین بٹالوی جیسا اشد معاند بھول گیا۔ جس نے کہا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا صاحب (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بلند کیا ہے۔ اور میں ہی انہیں گراؤں گا۔ آج مولوی محمد حسین بٹالوی اور اسکے معتقد کہاں ہیں؟ اللہ تعالےٰ نے انہیں ذلیل و رسوا کیا۔ مولوی عبدالغنی اور دیگر ملانوں کو یاد رہے۔ کہ مولوی نور الحق بیچارا کیا؟ دنیا کی کوئی طاقت بھی خدا کے مامور کے سلسلہ کو مٹا نہیں سکتی۔ اے مولویو۔ گدی نشینو! غور تو کرو۔ آج تمہارے ہی معتقد تم پر کیوں اعتبار نہیں کر رہے۔ کیا اسکی ایک اور صرف ایک ہی وجہ نہیں؟ کہ تم لوگوں نے خدا کے مامور کو جھٹلایا۔ اسکو طرح طرح کے دکھ دیئے۔ اسکے ماننے والوں کو برا بھلا کہا۔ جس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماننے والوں کے ہاتھوں ہی سے تمہیں ذلیل کیا۔ تا خدا تعالیٰ کا الہام پورا ہو۔ جو آج سے قریباً تیس برس قبل اس نے اپنے بندے پہ نازل کیا۔ یعنی انی مہین من اراد اہانتک خدارا اب تو باز آؤ۔ اور خدا کے مامور کی تکذیب چھوڑ دو۔ جس سے تم دن بدن ذلیل و رسوا ہو رہے ہو۔ ع

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوفِ کردگار

اے قوم مسلم! تو بھی اپنے ماضی کی طرف نگاہ کر اور دیکھ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے کسقدر بلند کیا مگر آج تیری کیا حالت ہے۔ خدا کی قسم لکھتے ہوئے رونا آتا ہے۔ بھولی بھٹکی قوم! اگر تو چاہتی ہے۔ کہ اپنے ماضی کو از سر نو زندہ کرے۔ تو آ۔ تیرے آقا محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا غلام قادیان کی مقدس بستی سے تجھے پکار پکار کر کہہ رہا ہے۔ کہ ان خود غرض اماموں کو چھوڑ کر میرا دامن پکڑ لے۔ کیونکہ

"وہ امام الزماں میں ہوں اور مجھ میں خدا تعالےٰ نے وہ تمام علامتیں اور تمام شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرمایا ہے" (ضرورت الامام صفحہ ۲۴)

ہاں میرے آقا کی امت! یہ امام وہی ہے جسکی انتظار نہ صرف تو بلکہ تیرے کہلانے والے امام بھی کر رہے تھے۔ اور پکار پکار کر کہہ رہے تھے کہ آنیوالے آ۔ زمانے کی امامت کے لئے مضطرب ہیں تیرے شیدائی زیارت کے لئے (زمیندار ۹ مارچ سنہ ۲۵ء)

اور "ممالک اسلامیہ کے سفر میں جتنے مشائخ اور علماء سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو امام مہدی کا بے تابی سے منتظر پایا۔ شیخ سنوسی کے ایک خلیفہ سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے تو یہاں تک کہدیا۔ کہ اسی سنہ ۱۳۳۰ھ میں ممدوح ظاہر ہو جائیں گے۔" (اہلحدیث ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۱۲ء)

کیونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ تیری حالت بجز حقیقی امام کے نہیں سنور سکتی۔ اسلئے وہ مجبور تھے۔ کہ کسی آسمانی انسان کا انتظار کرتے۔ جبکہ وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف سے مسلمانانِ ہند کو مخاطب کرتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے۔ کہ

"تم کہلانے تو میری امت ہو۔ مگر کام یہودیوں اور بت پرستوں کے کرتے ہو۔ تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے۔ جو عاد اور ثمود کا تھا۔ کہ رب العالمین کو چھوڑ بعل، یغوث، نسر اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں۔ جو میری توہین کرتے ہیں۔ (اخبار زمیندار ۱۸ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء)

پس اے کہلانے والے مسلمانو۔ تمہاری بہتری اسی میں ہے۔ کہ تم لوگ خود غرض اماموں کو چھوڑ کر حقیقی امام الزماں کو شناخت کرو۔ تا اس کے قبول کرنے سے تمام جھگڑے اور لڑائیاں ختم ہو جائیں۔ بھولے بھٹکو! مدتوں تم مولوی

بقیہ مضمون ملاحظہ ہو صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۲ پر

رشوت ستانی کا انسداد

پنجاب کونسل کے اجلاس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سردار اجل سنگھ پارلیمنٹری سکرٹری وزیراعظم پنجاب نے کونسل کو یہ اطلاع دی۔ کہ حکومت پنجاب نے سرکاری محکموں میں رشوت ستانی کا انسداد کرنے کی خاطر افسران اعلیٰ کی امداد کے لئے خفیہ پولیس کا ایک ٹرینڈ سٹاف مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہم حکومت کے اس فیصلے کا نہایت خوشی کے ساتھ خیر مقدم کرتے ہیں۔ کوئی ایسی کوشش جو پبلک کو رشوت جیسی نامراد بیماری سے نجات دلانے اور سرکاری اہلکاروں کے دامن کو ہر قسم کے ناپاک دھبوں سے بچانے کی خاطر کی جائے۔ نہایت ہی مبارک ہے۔

مسٹر چیمبرلین اور آئندہ جنگ کا امکان

یہ خیال کہ مسٹر چیمبرلین وزیراعظم برطانیہ کی سیاحت روم سے ان کی وہ توقعات پوری نہیں ہوئیں۔ جو یورپ میں امن کے استقلال اور مستقبل قریب میں کسی جنگ کے امکان کو ختم کرنے کے متعلق ان کے دل میں تھیں۔ روز بروز تقویت پکڑ رہا ہے۔ بلکہ مسٹر چیمبرلین نے سیاحت روما سے واپسی کے بعد لنڈن میں اپنی پہلی تقریر جو براڈکاسٹ کی۔ اس میں انہوں نے ملک کی حفاظت کے ہر شعبہ میں والنٹیئرول کے لئے اپیل کی۔ انہوں نے حسب عادت فرمایا۔ کہ:-

"یہ سکیم کہ ہم جنگ کے لئے تیار رہوں اسلئے نہیں۔ کہ جنگ کے قسم کی کوئی چیز آرہی ہے۔ جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے۔ میں یورپ میں امن کی بحالی کے لئے پوری کوشش کروں گا۔ ہم کبھی لڑائی میں پہل نہیں کریں گے۔"

لیکن غالباً ان تاثرات کے نتیجے میں جو جرمنی اور اٹلی کی سیاحت کے دوران میں انہوں نے قبول کئے۔ وہ یہ کہے بغیر نہ رہ سکے۔ کہ

"ممکن ہے۔ ہمیں کسی جنگ میں شریک ہونے پر مجبور ہونا پڑے۔ یا کوئی اور سلطنت ہم پر حملہ کر دے۔"

گویا مسٹر چیمبرلین اپنی تمام کوششوں کے باوجود جو وہ یورپ میں امن کی بحالی کے لئے کر رہے ہیں۔ اس بات پر مطمئن نہیں۔ کہ ان کی کوششیں بار آور ہوں گی۔ کیونکہ یورپ کے حالات کا اندازہ کرتے ہوئے انہیں یہ خطرہ ضرور ہے۔ کہ خواہ ہم لڑائی میں پہل نہ کریں۔ لیکن ایسا امکان ضرور ہے۔ کہ کوئی دوسری سلطنت ہی ہم پر حملہ کر دے۔ یہ حالات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ قیام امن کی خوشگوار امیدوں کے ساتھ برطانیہ کے عافیت کوش مدبروں کے دل میں جنگ کا دھڑکا ہر وقت لگا ہوا ہے۔

ولائی کیمپ کے حادثہ کی تحقیقات

گذشتہ ۲۴ر نومبر کو ولائی کیمپ (نزد نوشہرہ) میں گولی چلنے کا جو حادثہ ہوا تھا۔ جبکہ پنجاب رجمنٹ کے ایک سپاہی نے آدھی رات کو اپنی رجمنٹ کے افیسر کمانڈنگ اور چار دیگر عہدہ داروں کو قتل اور کئی ایک کو زخمی کر دیا تھا۔ اس کے اسباب و واقعات کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی بٹھائی گئی تھی۔ وہ حادثہ کے اصل بواعث کو تو متعین کرنے سے قاصر رہی ہے۔ کیونکہ دوست محمد سپاہی جس کے ہاتھوں یہ حادثہ وقوع پذیر ہوا۔ وہ خود گولی کا نشانہ بن گیا۔ اور اس سے کوئی بیان نہ لیا جا سکا۔ لیکن واقعات کی تحقیقات کے ضمن میں یہ بات روشنی میں ضرور آئی۔ کہ وقوعہ کی رات کو جو سپاہی حفاظتی پہرہ پر متعین تھے۔ ان کا طرز "غیر معمولی اور ناقابل فہم" تھا چنانچہ ان کے اس طرز عمل کی تحقیقات کی گئی۔ اور آخر ایک فوجی ٹربیونل نے ان کو ملٹری ڈسپلین کو ملحوظ نہ رکھنے کا مجرم قرار دیا۔ چنانچہ پشاور سے ۲۴ر جنوری کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ان سب سپاہیوں کو جو تعداد میں سات تھے۔ چار ماہ سے ایک سال تک قید سخت کی سزائیں دی گئیں۔ اور انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا۔

یہ صورت واقعہ فی الحقیقت بڑی تعجب انگیز تھی۔ کہ کس طرح فوجی پہرہ کی موجودگی میں ایک مسلح سپاہی آفیسر کمانڈنگ کے خیمے میں گھس گیا۔ اور اسے اس وقت تک ہلاک نہ کیا جا سکا۔ جب تک اس نے سات عہدہ داروں اور سپاہیوں کو ہلاک نہ کر دیا۔ فوجی ٹربیونل کی اس تحقیقات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جاتا ہے۔ کہ اس وقت کے پہرہ داروں کا طرز عمل ضرور "غیر معمولی اور ناقابل فہم" تھا۔

عثمانیہ یونیورسٹی کے ہندو طلباء کا قابل قدر رویّہ

حیدرآباد کے اخبار "پیام" میں ذیل کی اطلاع شائع ہوئی ہے۔

ان واقعات کے متعلق جن کا آخری نتیجہ یہ نکلا۔ کہ عثمانیہ کے خارج شدہ طلباء ناگپور یونیورسٹی میں شامل ہونے کے لئے چلے گئے۔ ایک عجیب انکشاف یہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ جامعہ عثمانیہ کے ہندو طلباء جو حال ہی میں بندے ماترم کے جھگڑے میں خارج کئے گئے ہیں۔ ریاست میں ہندو مسلم اتحاد کے لئے اپنی نیک نیتی کا اظہار کرنے کے لئے یہ ارادہ کر چکے تھے۔ کہ اپنے "حق" سے دست بردار ہو جائیں۔ اور ہڑتال کو ختم کر دیں۔ مگر بعض افراد نے جن سے طلباء نے مشورہ کیا۔ ان کو ایسا کرنے سے روک دیا۔

ایسوسی ایٹڈ پریس کو ایک تحریر کی نقل حاصل ہوئی ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ یہ اس بیان کی نقل ہے۔ جو ہندو لڑکے شائع کرنا چاہتے تھے۔ اور جس میں انہوں نے اپنے مندرجہ بالا ارادہ کا اعلان کیا تھا۔ لیکن جس کی اشاعت کو یہ معلوم ہوا ہے۔ آخری لمحہ روک دیا گیا۔ اس اعلان کی عبارت دلچسپ ہے۔ اور بجنسہٖ نقل کی جاتی ہے۔

ہندو طلباء کا بیان

حیدرآباد اس وقت اپنی تاریخ کے ایک نازک زمانہ میں گذر رہا ہے۔ جبکہ ہز اگزالٹیڈ ہائی نس کی حکومت ایک طرف اور اہل حیدرآباد دوسری طرف ان اصلاحات کی شدید ضرورت کو محسوس کر رہے ہیں۔ جن کا نتیجہ بالآخر حکمران خاندان شاہی کی سیاست میں ایک دستوری طرز حکومت ہو۔

ان اصلاحات کا حیدرآباد کے لاکھوں بے زبان مزدوروں اور محنت کرنے والوں کے حق میں مفید ہونا لازم ہے۔ اور ہم کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ سرمایہ دارانہ مفادات اس لئے فرقہ داری بددلی پیدا کرتے ہیں۔ تاکہ اصلاحات کو روکیں۔ یا ان میں تاخیر پیدا کریں۔ ہمارا دل اہل حیدرآباد اور حیدرآباد کے ان غرباء کے ساتھ ہے۔ جن کی کوئی خبر نہیں لیتا۔ اور جو ہماری تمام دولت اور خوشحالی کے پیدا کرنے والے ہیں۔

ایک حقیقی ہندو مسلم اتحاد کے بغیر اور عوام کے اصلاحِ حال کے لئے ہم سب کے اتحاد کے بغیر دستوری اصلاحات کبھی عملی صورت اختیار نہیں کر سکتیں۔ اور نہ ان سے حسب خواہش نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

چونکہ حیدرآباد میں ہندو مسلم اتحاد تمام تعمیری کام کی بنیاد ہے۔ اس لئے ہم اس پر آمادہ ہیں۔ کہ یہ ثابت کر دیں۔ کہ ہم انتہائی احتیاط کے ساتھ اپنے مسلمان بھائیوں کا احترام کرتے ہیں۔

بندے ماترم کا گیت

بندے ماترم ہمارے دلوں کو بہت عزیز ہے۔ لیکن ہندو مسلم اتحاد اس سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ پس بڑی چیز کے لئے ہم چھوٹی چیز کو قربان کر دیں گے۔ صرف اسی بناء پر ہم اپنے سکولوں اور جامعہ کی حدود میں بندے ماترم کا گانا ترک کر دینے پر آمادہ ہیں مگر اس بات پر زور دینے کے لئے کہ ہم نے صرف ہندو مسلم اتحاد کے خاطر ایسا کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ہم اپنی صبح کی عبادت میں اب یہ دعا مانگا کریں گے۔

"مسلمان اور ہندو ایک ہی ملک کی اولاد ہیں۔ خدا کرے۔ کہ ہم سب کے درمیان امن و امان اور خوشدلی قائم رہے۔ اور ہم ایک دوسرے سے محبت کریں۔ اور ایک دوسرے کے لئے قربانیاں گوارا کریں۔ ہندو مسلم اتحاد کی خاطر ہم یہاں بندے ماترم اس وقت تک نہیں گائیں گے۔ جب تک کہ ہمارے مسلمان بھائی خود ہم سے اس گانے کی درخواست نہ کریں۔"

ہم نے ان چیزوں کے لئے جن کو ہم مقدس سمجھتے ہیں۔ جنگ کی ہے۔ اور خطرات برداشت کئے ہیں۔ اور ہم نے اپنے نصب العین کے لئے جدوجہد کرنے کی قابلیت کو بھی ثابت کر دیا ہے۔ اب اپنی اندرونی قوت کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے اور اپنی دیانت پر بھروسہ کرتے ہوئے ہم اپنے دلوں کا دروازہ مسلمان بھائیوں کے لئے کھول دیتے ہیں۔ اور خوشدلی اور اتحاد عمل کا یہ اشارہ کرتے ہیں۔

[illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل ہو گئے؟

اگر نہیں۔ تو آج ہی سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ کے حضور تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ بھیجکر شامل ہو جائیں

سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"بیسیوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں۔ کہ ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے۔ اسلئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دے دی ہے۔ مگر آئندہ سال نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ اب میں اس سکیم کی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ پس سوائے ان کے جو ثابت کر دیں گے۔ کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمد نہیں رکھتے تھے۔ ایسے احمدیوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ خواہ وہ کتنی ہی منتیں کیوں نہ کرے۔ جو اس سال شامل ہو گا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکے گا۔ کیونکہ وہی اس قابل ہے۔ کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ پس یہ آخری اعلان ہے۔ جس سے دوستوں کو پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے"۔

اللہ تعالےٰ کے فضل سے "تحریک جدید کی مالی قربانیوں" میں جہاں اب بہت سے نئے احباب اسلئے شمولیت کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ وہ خود اس "جہاد کبیر" میں حصہ لیکر اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور اسکی رحمتوں کے وارث بن جائیں۔ وہاں وہ نہ صرف اپنے آپ کو ہی شامل کر رہے ہیں بلکہ اپنے گھر والوں۔ لڑکوں۔ لڑکیوں اور ماں باپ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں شامل کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ ۱۰ فروری تک اس تحریک میں شامل ہو جائیں گے۔ وہی آئندہ شامل رہ سکیں گے۔ اس کے بعد کسی نئے شخص کو شمولیت کی اجازت نہ ہو گی۔ اسلئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ اسکیم کی اب پوری طرح وضاحت فرما چکے ہیں۔ جو لوگ ایسی اعلےٰ اسکیم میں جسکی شمولیت بطور صدقہ جاریہ کے ہمیشہ قائم رہنے والی اور ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ان کو ثواب پہنچانے والی ہے۔ اس سال میں شامل نہ ہوں گے۔ یقیناً یقیناً ان کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ اب اس سکیم کی شمولیت میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اٹھو اور آگے بڑھو۔ تحریک جدید سال پنجم کی قربانیوں میں شامل ہو جاؤ۔ اسلئے کہ اس کے لئے جس قدر قربانی کی جائے تھوڑی ہے۔ اور یہ جس قدر ثواب کی امید رکھی جائے۔ وہ بھی تھوڑی ہے۔ بہت ہوں گے۔ جو وقت گذر جانے پر حسرت و ندامت کا اظہار کریں گے۔ مگر اس وقت ان کی ندامت ان کو کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اس چند روزہ وقت کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں اپنے آپ کو شامل کر لیں۔ تا ندامت کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ والسلام خاکسار برکت علی خاں فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سلسلہ کی خبریں

شرح چندہ میں اضافہ

مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کے دوسرے اجلاس میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ موصی اور غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرماویں۔ اپنے شرح چندہ میں تین سال کے لئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

(۱) جو دوست موصی ہیں۔ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کے لئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں۔ وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علیٰ ہذا القیاس۔

(۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔ مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں۔ یعنی جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں۔ بڑھا سکتے ہیں۔ مگر ہم امید رکھتے ہیں۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ مجوزہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کرے گا۔ موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ بڑھائیں گے۔ حق ہو گا۔ کہ تین سال کے بعد اپنی پرانی شرح پر لوٹ آئیں۔

اضافہ کی اطلاع دیتے وقت یہ ضرور تحریر فرمائیں۔ کہ اضافہ کس تاریخ سے ہے اور پہلے چندہ یا حصہ آمد کی کس قدر رقم سالانہ ہوا کرتی تھی۔ اور آئندہ کیا ہوا کریگی۔

(ناظر بیت المال)

یوم التبلیغ اور اسکی ضروریات

اللہ تعالےٰ کے فضل سے دوسرا یوم التبلیغ قریب آرہا ہے۔ یہ یوم التبلیغ غیر مسلم اصحاب میں تبلیغ اسلام کرنے کے لئے ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ اپنی ملاقات کا دائرہ وسیع کریں۔ بالخصوص ان لوگوں میں جو سلامتی پسند اور حق کے طالب ہیں۔ دفتر نشر و اشاعت نے اسکے لئے حسب ذیل ٹریکٹ چھپوانے کا انتظام کیا ہے۔ جو جماعتوں کو کچھ تو مفت تقسیم کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ اور کچھ مندرجہ ذیل قیمت پر مہیا کئے جائیں گے۔

(۱) وید ہمارا کرشن اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ۔ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سینکڑہ۔

(۲) بھگوان کرشن کا اوتار اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ۔ ہندی (چار صفحے کا ٹریکٹ) چھ آنے سینکڑہ۔

(۳) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے بائیبل اردو (چار صفحے کا ٹریکٹ) چار آنے سینکڑہ

(۴) صداقت حضرت مسیح موعودؑ از روئے سکھ کتب اردو آٹھ صفحے کا ٹریکٹ۔ آٹھ آنے سینکڑہ

(۵) صداقت حضرت مسیح موعود از روئے سکھ کتب گورمکھی ساڑھے بارہ آنہ سینکڑہ

(۶) ایکتا کا اوتار گورمکھی کتابی سائز ۲۴ صفحے ایک روپیہ چار آنے سینکڑہ

(۷) پیغام صلح گورمکھی پانچ روپے سینکڑہ

(۸) سیرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گورمکھی آٹھ آنے فی کاپی۔

(۹) قرآن شریف گورمکھی ایک روپیہ چار آنے فی کاپی

نظارت دعوۃ و تبلیغ امسال اپنی طرف سے دس ہزار ٹریکٹ مختلف جماعتوں کو بھجوائیگی۔ اس سے زیادہ مطالبہ کے لئے ٹریکٹوں کی قیمت اور ڈاک کا خرچ پیشگی موصول ہونا چاہیئے۔ ان ٹریکٹوں کے علاوہ اگر جماعتوں میں کسی نے اور ٹریکٹ تیار کئے ہوئے ہوں۔ تو وہ بھی بھیج کر اس شرح پر چھپوائے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ ٹریکٹ عام فائدہ کا ہوگا۔ تو نظارت اسے کچھ اپنے خرچ بھی چھپوا سکتی ہے۔ بیرونی جماعتوں کو اس طرف جلد توجہ کرنی چاہیئے۔ "یوم التبلیغ" ۱۲ر مارچ ۱۹۳۹ء کو مقرر ہوا ہے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اشاعت کتب کے متعلق نظارت تالیف و تصنیف کا اعلان

نظارت ہذا کی طرف سے متعدد مرتبہ یہ اعلان ہو چکا ہے۔ کہ کوئی دوست بغیر منظوری اور نظر ثانی کئے جانے کے کوئی کتاب از خود شائع نہ کریں۔ کیونکہ اس طرح بعض ایسی غلط باتیں شائع ہونے کا امکان ہے۔ جو سلسلہ اور اسلام کی روایات کے خلاف ہوں۔ لیکن باینہمہ بعض دوست اس امر کی پرواہ نہیں کرتے۔ جس پر مجبوراً نظارت کی طرف سے ایسی کتاب کی اشاعت کو روکنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح اس کتاب کے لکھنے والے اور شائع کرنے والے ہر دو صاحبوں کو نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ پس احباب کا یہ نہایت ہی ضروری اور اہم فرض ہے۔ کہ وہ کسی کتاب یا رسالہ کی اشاعت سے قبل نظارت ہذا سے اس کے متعلق اجازت اور منظوری حاصل کر لیا کریں۔ نظارت اس کے متعلق سلسلہ عالیہ کے کسی عالم سے نظر ثانی کرانے کا انتظام کر دیتی ہے۔ اور اس طرح اگر کتاب میں کوئی بات خلاف اسلام یا خلاف سلسلہ ہو۔ تو اسکی اصلاح کر دی جاتی ہے۔ اور اس سے کتاب کی حیثیت بھی یقیناً بڑھ جاتی ہے۔ لیکن جو دوست اس امر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اور بعد میں ان کی کتاب میں بعض باتوں کے قابل اعتراض ہونے کی وجہ سے اسکی اشاعت کو مجبوراً بند کرنا پڑتا ہے۔ تو اس نقصان کی ذمہ واری کلیۃً انہی پر وارد ہوتی ہے۔ کہ جنہوں نے نظارت سے منظوری حاصل کرنے میں تساہل اور لاپرواہی سے کام لیا۔ اور سلسلہ کے ایک نظام کی پابندی نہ کی۔ پس دوستوں کو اس کے متعلق بہت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ (ناظر تالیف تصنیف قادیان)

قابل توجہ کارکنان جماعتہائے احمدیہ

نظارت امور عامہ میں ایک جگہ کی جماعت کی طرف سے اطلاع پہنچی ہے۔ کہ ایک پولیس تھانہ نے سرکاری سرکلر کی بنا پر جماعت کے کارکنوں کے نام اور پتے دریافت کئے ہیں۔ اگر اس قسم کا استفسار کسی اور جماعت سے بھی کیا گیا ہو۔ تو نظارت امور عامہ کو ضرور اطلاع دی جاوے۔ (ناظر امور عامہ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائی مشن!

پیمانہ بائبل اور شان مسیح ناصری علیہ السلام

(۲)

تیسری وجہ فضیلت عیسائی صاحبان کے نزدیک حضرت مسیح کا مردے زندہ کرنا وغیرہ معجزات ہیں۔ جس سے گویا ان کی خدائی ثابت ہوتی ہے۔

(۱) جواباً عرض ہے۔ کہ اگر مردوں کا زندہ کرنا ازروئے بائبل صرف حضرت مسیح سے مخصوص ہو۔ اور کسی اور نبی نے مُردے زندہ نہ کئے ہوں تب تو بے شک یہ حضرت مسیح کی خصوصیت بن سکتی ہے۔ اور اگر ایسا نہیں۔ بلکہ عیسائی مسلمات کی رو سے اور لوگوں نے بھی مُردے زندہ کئے ہیں۔ تو حضرت مسیح کی خصوصیت نہ رہی۔ اور جب خصوصیت نہ رہی۔ تو ادعائے الوہیت باطل ہوا۔ چنانچہ ۲ سلاطین ۴/۳۲-۳۵ میں الیشع کے مردہ زندہ کرنے کا ذکر ہے۔ لکھا ہے "جب الیشع اس گھر میں آیا۔ تو دیکھو وہ لڑکا مرا ہوا اس کے پلنگ پر پڑا تھا۔ سو وہ اکیلا اندر گیا۔ اور دروازہ بند کرکے خداوند سے دعا کی ..... پھر وہ اٹھ کر اسی گھر میں ایک بار ٹہلا۔ اور اوپر چڑھ کر اس بچے کے اوپر لپسر گیا۔ اور وہ بچہ سات بار چھینکا۔ اور بچے نے آنکھیں کھول دیں"۔ پھر ایلیا نبی کی دعا سے ایک لڑکا زندہ ہوا۔ چنانچہ ۱ سلاطین ۱۷/۲۲ میں ہے۔ "اور خداوند نے ایلیا کی فریاد سنی۔ اور لڑکے کی جان اس میں پھر آگئی۔ اور وہ جی اٹھا"۔ اس کے بالمقابل حضرت مسیح نے جو مردہ زندہ کیا۔ وہ بھی سُن لیجئے۔ یائیر نامی ایک عبادت خانے کا سردار حضرت مسیح کو ملا۔ اور کہنے لگا۔ کہ "میرے گھر چل۔ کیونکہ اسکی اکلوتی بیٹی جو تقریباً بارہ برس کی تھی۔ مرنے کو تھی"۔ یہ لڑکی دراصل مری نہیں۔ بلکہ بیہوش پڑی تھی اس وقت بیوقوف رشتہ داروں نے یہ سمجھ کر کہ مر گئی ہے۔ رونا پیٹنا شروع کر دیا۔ چنانچہ جب حضرت مسیح وہاں پہنچے۔ تو آپ کو معلوم ہوگیا۔ کہ یہ تو ابھی مری نہیں۔ بلکہ بیہوشی کی حالت میں سو رہی ہے۔ تو آپ نے فرمایا "ماتم نہ کرو۔ وہ مر نہیں گئی۔ بلکہ سوتی ہے"۔ لوقا ۸/۵۲۔ پس اتنی سی بات کو یار لوگوں نے مردے کو زندہ کرنا بنا لیا۔ سچ ہے۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ اور حضرت مسیح کا یہ معجزہ الیشع اور ایلیا کے معجزہ کے مقابلہ میں کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ کہ خدا سے دور بے ایمان لوگوں کو جو دراصل مردہ ہوتے ہیں۔ انبیاء زندہ کرتے ہیں۔ اور حضرت مسیح نے بھی السیوں کو زندہ کیا۔ میرے اس دعویٰ کی تائید بائبل میں موجود ہے۔ چنانچہ پولوس رسول نے جو خط افسیوں کے نام لکھا ہے۔ اس کے باب ۲ آیت ایک میں ہے۔ "اور" اس نے تمہیں بھی زندہ کیا۔ جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے"۔

اس کے علاوہ چوتھی وجہ فضیلت یہ بیان کی جاتی ہے۔ کہ حضرت مسیح بے گناہ اور بالکل پاک اور مطہر تھے۔ اور اس کے علاوہ جتنے بنی آدم گذرے ہیں۔ یا آئندہ ہوں گے۔ سب کے سب نعوذ باللہ فطرۃً ناپاک اور گنہگار تھے۔ یہی عیسائی صاحبان کے لئے کفارہ کی پہلی بنیاد بلکہ اصل الاصول ہے۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ عیسائیوں نے اپنی تعلیم کو نظر انداز کرتے ہوئے خدا کے برگزیدوں پر عیب جوئی میں بڑی جسارت کی ہے۔ جو کسی اور قوم سے سرزد نہیں ہوئی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج اس قوم میں حلال و حرام پاک و ناپاک کی تمیز اٹھ گئی ہے۔ میرا دعوےٰ ہے۔ کہ عیسائی اس بارے میں کوئی وزنی دلیل نہیں رکھتے۔ بلکہ چند لایعنی قصوں پر اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔ مجھے اس وقت لمبی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف یہ ثابت کرنا ہے۔ کہ ان کا یہ دعوےٰ ان کے اپنے مسلمات کی رد سے بھی غلط ہے۔ کہ مسیح کے سوا اور کوئی پاک اور بے گناہ نہیں۔

(۱) اناجیل سے ثابت ہے۔ کہ خدا کے پاک بندے ابتداء افرینش سے ہوتے آئے ہیں لوقا ۱/۷۰ میں ہے۔ "جیسا اس نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کہا تھا۔ جو کہ دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں"۔

(۲) دانیال نبی کے متعلق یہاں تک لکھا ہے۔ کہ وہ بالکل بے قصور اور بے گناہ تھا۔ اور اسی سبب سے شیروں کی ماند سے بچ کر نکل آیا۔ اور اسکی بے گناہی کے باعث فرشتوں نے شیروں کے منہ بند کر دیئے۔ دانیال ۶/۲۱ و ۲۲ میں ہے۔ "تب دانی ایل نے بادشاہ سے کہا۔ اے بادشاہ ابد تک جیتا رہ۔ میرے خدا نے اپنے فرشتہ کو بھیجا۔ اور شیروں کے منہ بند کر دیئے۔ کیونکہ میں اس کے حضور بے گناہ ثابت ہوا۔ اور تیرے حضور بھی اے بادشاہ میں نے خطا نہیں کی"۔

(۳) یوسیاہ کے متعلق ۲ سلاطین ۲۲/۱ میں لکھا ہے۔ "جب یوسیاہ سلطنت کرنے لگا۔ تو آٹھ برس کا تھا۔ اس نے اکتیس برس یروشلم میں سلطنت کی ...... اس نے وہ کام کیا۔ جو خدا کی نگاہ میں ٹھیک تھا۔ اور اپنے باپ داؤد کی سب راہوں پر چلا۔ اور دہنے یا بائیں ہاتھ کو مطلق نہ مُڑا"۔

(۴) سمسون بن منوحہ کے متعلق قاضیوں ۱۳/۵ میں لکھا ہے۔ "وہ لڑکا پیٹ ہی سے اپنے مرنے کے دن تک خدا کا نذیر ہوگا"۔ پھر آیت ۲۴ میں لکھا ہے۔ "اس عورت کے ایک بیٹا ہوا۔ اور اس نے اس کا نام سمسون رکھا۔ اور وہ لڑکا بڑھا اور خداوند نے اسے برکت دی۔ اور خداوند کی روح اسے محنے دان میں جو صرعہ اور استال کے درمیان ہے۔ تحریک دینے لگی"۔

(۵) حضرت یوحنا کے والدین کے متعلق لکھا ہے۔ "یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ابیا کے فریق میں سے زکریا نام ایک کاہن تھا۔ اور اسکی بیوی ہارون کی اولاد میں سے تھی۔ اور وہ دونوں خدا کے حضور راستباز اور خداوند کے سب احکام و قوانین پر بے عیب چلنے والے تھے"۔

(۶) حضرت یوحنا کے متعلق لکھا ہے۔ "وہ خداوند کے حضور میں بزرگ ہوگا۔ اور ہرگز نہ مے نہ کوئی اور شراب پیئے گا۔ اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جائیگا"۔ لوقا ۱/۱۵۔

(۷) حضرت مسیح علیہ السلام نے حضرت یوحنا کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔ "میں تم سے سچ کہتا ہوں۔ کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں۔ ان میں یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا نہیں"۔ متی ۱۱/۱۱۔

حضرت مسیح کی پاکیزگی اور طہارت کا اعلان کرنے والے اور دیگر مطہرین اور پاکبازوں کو گنہگار ٹھہرانے والے خدارا اس حوالہ پر بھی غور کریں۔ ان کا پولوس رسول کہتا ہے۔ "اور آدم نے فریب نہیں کھایا۔ بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی"۔ ۱ تمطاؤس ۲/۱۴ اور ساتھ ہی اس حوالہ کو ملائیں۔ کہ "وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکر پاک ٹھہرے"۔ ایوب ۲۵/۴۔

اب عیسائی حضرات نتیجہ خود نکال لیں۔ کہ حضرت مسیح ان کے مسلمات کی رو سے کیونکر پاک ٹھہر سکتے ہیں۔

اس قسم کے اور بہت سے حوالجات ہیں۔ مگر صرف انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ اگر ایک انسان بھی حضرت مسیح کے علاوہ پاک اور بے عیب ثابت ہو جائے۔ تو عیسائیوں کا کلیہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور یہاں تو میں نے متعدد حوالجات دے دیئے ہیں۔ جو سوچنے والوں کے لئے کافی دلیل ہیں۔ جس طور سے دیگر برگزیدوں کے متعلق بائبل میں تعریفی کلمات اللہ تعالےٰ نے تحریف کرنے والوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھے اور لکھوائے ہیں۔ یہ بھی ایک معجزانہ رنگ رکھتے ہیں۔ کیونکہ جن لوگوں کی ساری کوشش یہ ہو۔ کہ خدا کے برگزیدوں کو سوائے ان کے فرضی و منجی، خدا کے ناپاک ثابت کریں۔ ان کے دست برد سے تعریفی کلمات کا محفوظ رہنا یقیناً ایک معجزہ اور ان کے لئے عبرت کا سامان ہے۔ پس حضرت مسیح کے متعلق عیسائیوں نے فضیلت کی جو دیوار جن بنیادوں پر کھڑی کی تھی۔ اس سے کہیں بڑھ کر دوسروں کے متعلق وہ دیوار کھڑی کی جا سکتی ہے۔ اور حضرت مسیح کی شان جو وہ بیان کرتے ہیں۔ بائبل کے پیمانہ کے مطابق وہ اس سے کم ہے۔ جو دوسروں کی ثابت ہوتی ہے۔ اس لئے حضرت مسیح کے متعلق جو اعتقاد اہل اسلام کا ہے۔ یعنی مسیح بھی دوسرے رسولوں کی طرح ایک رسول ہیں۔ بھی عقلاً نقلاً صحیح اور درست ہے۔ اور اگر وہ اسی کے مطابق ایمان لے آئیں۔ تو قرآن کریم کا ارشاد ہے۔ کہ فقد اعتدوا۔ پھر وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ بالآخر میں یہی عرض کرتا ہوں۔ جو لوقا ۱۱/۲۸ میں ہے۔ کہ "مبارک وہ ہیں۔ جو خدا کا کلام سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں"۔

خاکسار (عبد الرحمٰن مبشّر (مولوی فاضل) مدرس مدرسہ احمدیّہ قادیان

قومی فرض

ہر احمدی کا جسکو خدا تعالےٰ نے توفیق دی ہے۔ یہ قومی فرض ہے۔ کہ فاروق کا خود بھی خریدار بنے۔ اور دیگر احباب کو بھی خریدار بنائے۔ تاکہ اسکی اشاعت حسب منشا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جماعت میں کثرت کے ساتھ ہو جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن!

"وہ پیغامی" اور "یہ پیغامی"

تم پہ حجت گر تمہارا قول ہو تحریر ہو ٭ پھر منانے کی تمہیں کچھ سعی ہو تدبیر ہو
غیر ممکن ہے کہ وہ دیکھے کبھی روئے فلاح ٭ اپنے آقا کے مخالف جسکی ہر تفسیر ہو

اہل پیغام کا بغض و عناد۔ حسد اور کینہ دن بدن اس حد تک شعلہ پذیر ہے۔ کہ جس نے ان کے دماغوں کو جلا دیا ہے۔ اور ان کے فہم و درایت کو ماؤف کر دیا ہے۔ ہر آنے والا دن ان کے عقائد میں ایک نئی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ اور ہر رات کو ان کے دماغی تخیلات کسی نئے مسئلہ کی ایجاد کے لئے بحر تفکّر میں موجزن نظر آتے ہیں۔ زمینی حالات دن بدن بدلتے رہتے ہیں۔ زمانہ مختلف کروٹیں لیتا رہتا ہے۔ اور زمانہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے مصلحت وقت کے مطابق یہ متلوّن مزاج فریق اپنے عقائد کو بدل لیتا ہے۔ غیروں کی ہمدردی حاصل کرنے کا اسے خوب ڈھنگ یاد ہے۔ اور اپنوں کو گالیاں دینے میں خوب مشق۔ پیغامیوں کے کئی دَور ہیں۔ پہلا تو وہی۔ کہ جب یہ پیغامی کا نام نہ رکھتے تھے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیارا زمانہ تھا۔ دوسرا دَور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وقت تھا۔ اور پھر تیسرا دَور وہ ہے۔ جبکہ خدا کا مقدس خلیفہ اپنی پوری شان اور جلال سے خلافت کی ردا کو پہن کر دنیا کے لئے شمع ہدایت بنا۔ یعنی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وقت۔ مگر اس دورِ ثلاثہ میں ہزاروں دَور پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ اور یہ پیغامی موقعہ کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے نہایت عالی حوصلگی اور ڈھٹائی سے اپنے عقائد میں تبدیلی کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اور "بہادروں" کا کام بھی یہی ہوتا ہے۔ اگر پیغامیوں کے ان عقائد کو دیکھیں۔ جو اختلاف سے قبل یا اختلاف کے وقت تھے۔ تو ان عقائد میں اور موجودہ عقائد میں بھی زمین و آسمان کا فرق نظر آ رہا ہے۔ یوں تو ان کے بہت سے عقائد خلافت کے انکار کے وقت بدل چکے تھے۔ مگر اب یہ فرقہ ان عقائد کو بھی جو اختلاف کے وقت رکھتے تھے۔ رفتہ رفتہ اور درجہ بدرجہ بدلا رہے ہیں۔ بہرحال "وہ پیغامی" اور ہیں اور "یہ پیغامی"! اور۔

"وہ پیغامی"

مولوی محمدؐ علی صاحب اپنی کتاب النبوۃ فی الاسلام ایڈیشن دوم ص۱۰۲ پر لکھتے ہیں۔

"مجدّد مامور ہوتا ہے"

پھر تحریکِ احمدیّت ص۹۵ پر "مامور" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جب اللہ تعالےٰ ایک شخص کو مامور فرماتا ہے۔ تو اس کا ماننا خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا ماننا ہے۔ اور اس کا انکار خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار ہے"۔ اب ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے ایک حکم کا انکار کفر ہوتا ہے یا نہیں۔ تو مولوی صاحب بدیں الفاظ جواب دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

"کفر یا حقیقی انکار تو یہی ہے۔ کہ کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے۔ اسکو نہ مانا جائے۔ جائے خود نبی کا انکار یہ معنی رکھتا ہے۔ اس کے انکار سے کسی حکم الہٰی کا انکار لازم آتا ہے"۔ ردّ تکفیر اہل قبلہ ایڈیشن اول ص۲۸۔

معاملہ صاف ہے۔ مولوی صاحب "وہ پیغامی" کی حیثیت میں ایک مجدد کے انکار کو کفر سمجھتے ہیں۔ اور ان کے نزدیک جو شخص ایک مجدد کا انکار کرے۔ وہ "کافر" ہوتا ہے۔

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں۔

"واقعی کس قدر عبرتناک سزا ہے۔ کہ ایک شخص لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کے باوجود۔ نماز روزہ کی پابندی کے باوجود مُنہ سے قرآن کی حکومت قبول کرنے سے مسلمان نہیں رہتا۔ بلکہ کافر ہو جاتا ہے۔ اسلئے کہ اس نے اپنے بھائی کو کافر کہا"۔ (تکفیر اہل قبلہ ص۱) پھر ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر کہے۔ پیغامیوں کے نزدیک کافر تھا۔ "ایسا شخص جو آپ کو کافر یا دجال کہتا ہے۔ وہ تو ضرور فتویٰ حدیث کے ماتحت خود کفر کے نیچے آجاتا ہے۔ ردّ تکفیر اہل قبلہ ص۲۸ ایڈیشن اول۔

پس یہ امر بالبداہت ثابت ہے۔ کہ جملہ پیغامیوں کا "وہ پیغامی" کی حیثیت میں یہی اعتقاد تھا۔ کہ جو حضور کی تکفیر کرتا ہے۔ وہ یقیناً کافر ہے اور نہ صرف یہ کہ تکفیر بلکہ اگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مجدد بھی تسلیم نہیں کرتا۔ تب بھی وہ یقیناً کافر ہے۔ اس طرح تمام بنی نوع انسان کو اسی صورت میں کافر ٹھیراتے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک مجدد کا انکار بھی کفر تک پہنچا دیتا تھا۔ کیونکہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ جیسے کہ مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود کی جماعت کے دو فریق ہیں۔ ایک احمدی جن کا مرکز لاہور ہے۔ دوسرے قادیانی۔ جن کا مرکز قادیان میں ہے۔ فریق قادیان اور فریق لاہور کا اختلاف صرف دو امور میں ہے اول یہ کہ حضرت مسیح موعود مجدد تھے یا نبی۔ فریق قادیان کے پیشوا کا خیال ہے۔ کہ آپ نبی تھے۔ فریق لاہور آپ کو صرف مجدّد جانتا ہے"۔ (رسالہ مسیح موعود اور ختم نبوت ص۱)

اب "وہ پیغامی کی حیثیت میں ناظرین نے دیکھ لیا۔ کہ فریق لاہور اس بات پر قائم ہے۔ (۱) مجدد کا منکر کافر۔ اس لئے جملہ منکر کافر ہوئے۔ (۲) تکفیر کرنے والا بدرجہ اول کافر ہُوا اب دوسری حیثیت "یہ پیغامی" کی دیکھئے۔

"یہ پیغامی"

پیغامیوں کے مایۂ ناز مبلغ مولوی اختر حسین صاحب گیلانی جو مولوی محمدؐ علی صاحب کے خاص مقرب ہیں۔ قصبہ سنگرور ریاست جیند میں گئے۔ اور وہاں ایک غیر احمدی مولوی نے مولوی صاحب موصوف سے ایک تحریری فتویٰ لیا۔ غیر احمدی مولوی کا سوال اور پیغامی مولوی صاحب کا فتویٰ حرف بحرف ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سوال "کیا فرماتے ہیں۔ علمائے جماعت احمدیہ لاہور اندریں باب۔ کہ اگر کوئی شخص مرزا غلام احمدؐ قادیانی کو کافر اور ملعون کہتا ہے۔ تو آیا وہ کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں۔ کہنے والا خود کو مسلمان کہتا اور کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے"۔

جواب: میرے نزدیک جو شخص کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہے۔ اور خود کو مسلمان کہتا ہے۔ مسلمان ہے۔ کسی شخص کا حق نہیں۔ کہ اسے دائرہ اسلام سے خارج کہے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کو کافر کہہ کر وہ غلطی کرتا ہے۔ اور فتنہ پھیلاتا ہے۔ مگر ہم پھر بھی اسکو دائرہ اسلام سے خارج نہیں کہتے۔ بلکہ اپنا غلطی خوردہ بھائی کہتے ہیں۔ البتہ اسکو ایک گناہ یا غلطی کا مرتکب سمجھ کر اس کے پیچھے نماز درست نہیں سمجھتے۔ اگر فتویٰ واپس لے لے۔ تو اس کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں۔ حدیث میں مکفر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کفر اس پر الٹ کر پڑتا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ وہ گنہگار ہوتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو جو شخص ملعون سمجھتا ہے۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ لعنت رحمت الہٰی سے دوری کو کہتے ہیں اور کسی کو علم نہیں۔ کہ دوسرا شخص خدا کے کسقدر قریب یا بعید ہے۔ بالخصوص جبکہ مسلمان ہونے کا مدعی ہو۔ اسلیئے لعنتی کہنے والا شخص بھی میرے نزدیک گنہگار تو ہے۔ لیکن تاوقتیکہ ہمارے آقا و مولیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان رکھتا ہے۔ اور کلمہ طیبہ کا قائل ہے۔ نہ مجھے اور نہ کسی اور فرد جماعت کو حق ہے۔ کہ اسے کافر کہہ سکیں"۔ سید اختر حسین

اللہ اللہ کس قدر رعونت ہے۔ اور کس قدر فرق۔ گویا اب "یہ پیغامی" کی حالت میں پیغامیوں کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر کہنے والا بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں۔ اور وہ صرف مولوی اختر حسین صاحب کا "غلطی خوردہ بھائی" ہے۔ کس قدر بین اختلاف ہے۔ پہلے "وہ پیغامی" کی حیثیت میں مکفر تو کہیں رہا۔ مجدّد کے انکار کرنے والے کو بھی کافر سمجھتے تھے۔ اور کجا "یہ پیغامی" کی حیثیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے والا پیغامیوں کا صرف "غلطی خوردہ بھائی" ہے۔ اف کس قدر ظلم اور بے غیرتی کا مقام ہے۔ کہ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملعون کے گندے لفظ سے پکار رہا ہو۔ اور پیغامیوں کے امیر اپنے دائیں ہاتھ اختر حسین گیلانی کو کھڑا کر کے نہایت خشوع اور خضوع اور بکمال اطمینان سے اس "متقی" اور "پرہیزگار" امام کے پیچھے نماز ادا کر رہے ہوں۔ ع بریں عقل و دانش بباید گریست

بہت ممکن ہے۔ کہ اہل پیغام سے کوئی جوشیلا نوجوان کہہ دے۔ کہ اختر حسین کا کلام ہمارے واسطے حجت نہیں۔ مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ ان کا مشہور و معروف مولوی ان کے امیر کا دایاں بازو ایک مخالف کو یہ جواب دیتا ہے۔ اور اس طرح اسے دھوکہ اور فریب دے کر اسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالمۃ ملانا چاہتا ہے۔ پھر اس فتویٰ کے شائع ہونے پر مولوی صاحب کا آج تک اس کے خلاف آواز نہ اٹھانا یقیناً پیغامیوں کے اس جوشیلے نوجوان کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کافی ہوگا۔ یقیناً مولوی صاحب نے اپنی خاموشی سے اختر حسین گیلانی کی بات پر مہر تصدیق ثبت کر دی۔ اور کیوں نہ کرتے جبکہ خود مولوی محمد علی صاحب "یہ پیغامی" کی حیثیت میں لکھ چکے تھے۔

"مسلمانوں کی عام جماعت کو واجب ہے کہ مسلمانوں کو کافر کہنے والوں کو یہ سزا دیں۔ کہ اسے اپنے حلقہ اخوت میں شامل نہ سمجھیں۔ اور اس سے مقاطعہ اختیار کریں۔ ورنہ حقیقتاً میں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔" (ردتکفیر اہل قبلہ صـ۵۵ مطبوعہ ۱۹۲۶ء)

واہ مولوی صاحب قربان جاؤں۔ خوب بدلے۔ کجا یہ کہ کفر الٹ کر اس پر پڑتا ہے۔ اور کجا یہ کہ وہ بدستور مسلمان ہے۔

پس ناظرین کرام نے دیکھا۔ کہ ان دونوں حالتوں میں کس قدر صریح اور بین فرق ہے۔ اور یہ سب بہادریاں پیغامیوں کی عقل خام کی ہیں۔ حالانکہ ہم اس پیغامی زمرہ کو بار بار سنا چکے ہیں۔ کہ تمہارا روحانی باپ کہہ گیا ہے۔

"جو شخص مجھے نہیں مانتا۔ وہ مجھے مفتری قرار دے کر کافر ٹھہراتا ہے۔ اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ اگر میں مفتری نہیں اور مومن ہوں۔ تو اس صورت میں وہ میری تکفیر و تکذیب کے بعد کافر ہؤا۔" حقیقۃ الوحی صـ۱۶۳

اے پیغامیو! رہنے دو اتنی فیاضی بھی۔ نہ مانو مجدد۔ ظالمو صرف مومن تو مانو۔ مگر یاد رکھو۔ تمہارا روحانی باپ تمہیں صاف کہہ رہا ہے۔ کہ پھر تم انہیں ہاں ہاں جو ملعون کہنے والے ہیں۔ یہ اجازت نہیں۔ کہ ان کو کافر نہ ٹھہراؤ۔ کیا تمہیں بالکل شرم و غیرت نہ آئے گی۔ کہ تم اس امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذباللہ ملعون جیسے پلید الفاظ سے یاد کرتا ہو۔

کس قدر حیرت ہے۔ کہ تم لوگ اس خط کی اس عبارت کو جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبدالحکیم کو لکھا۔ فوراً بھول جاتے ہو۔ کہ "خدا تعالےٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی۔ اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے۔"

مگر آج مولوی اختر حسین جیسے ناخلف فرزند اٹھتے ہیں۔ اور اٹھ کر اپنے روحانی باپ کی عزت اور تقدس کی کوئی پروا نہ رکھتے ہوئے نہایت بے باکی سے کہنا شروع کر دیتے ہیں۔

"مجھے اور نہ کسی اور فرد اور نہ جماعت کو حق ہے۔ کہ اسے کافر کہیں۔"

افسوس ہر آنے والا دن ان لوگوں کی سرکشیوں اور طغیانیوں کو بڑھا رہا ہے۔ اور ان کو حق سے دور کر رہا ہے۔ ہمارے دل ان کے غم میں گداز ہو رہے ہیں۔ اور ہماری آہیں ان کے واسطے وقف ہو رہی ہیں۔ اور ہمارے دل ان کی ہدایت کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔ کاش یہ لوگ سمجھیں۔ اور خدا کے فرستادوں کے خلاف اس طرح بے باکی سے حملہ آور نہ ہوں۔ اور اپنے امام اور رہنما کو لوگوں کی نظروں میں اس کے مقدس اور ارفع مقام سے نہ گرائیں۔ پس ہم بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں کہتے ہیں۔

"مولوی محمد علی صاحب۔ آپ بھی صالح تھے۔ اور نیک ارادے رکھتے تھے۔ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔" (تذکرہ)

والسلام خاکسار (ڈاکٹر) قاضی محمد بشیر عاجزؔ از کوروال۔ روڑس ضلع سیالکوٹ

تعلیمی گرانٹ اور مسلمان

کیا معزز پیسہ اخبار کا مندرجہ ذیل نوٹ درست ہے؟ اگر درست ہے۔ تو اس کا جلد تدارک کیا جائے۔

"پنجاب میں مسلمانوں کی آبادی ایک کروڑ ۳۳ لاکھ ہے۔ وہ کل آبادی کی نسبت سے ۵۷ فی صدی ہے۔ لیکن تعلیمی گرانٹ جو ان کو دی جاتی ہے۔ وہ مشکل سے ۲۲ فی صدی ہے۔ بحالیکہ وزیر تعلیم مسلسل ۶ سال سے مسلمان ہوتے چلے آتے ہیں۔

وزیر تعلیم مسلمان۔ وزیر اعظم مسلمان۔ مگر گرانٹ صرف ۲۲ فی صدی۔ کل گرانٹ جو اسلامی اداروں یا مسلمانوں کو ملتی ہے۔ وہ ایک لاکھ ۴۵ ہزار روپیہ ہے۔ یہ ایک بہت بڑی حق تلفی ہے۔

کیا وزیر اعظم اس کا کوئی معقول جواب دے سکتے ہیں۔

وزیر تعلیم سے تو ہمیں کسی جواب کی توقع ہی نہیں۔ ان کی جگہ تو کوئی ہندو یا سکھ ہو جائے۔ تو شاید وہ مسلمانوں کے حقوق کی زیادہ نگہداشت کرے۔

طبی کالم

نہایت مفید نسخے

حبّ طحال۔ تلی کی ہر شکایت کے لئے نہایت مفید نسخہ ہے۔ جو بخار تلی سے ہو وہ بھی جاتا رہتا ہے۔ نوشادر ۲ ماشہ۔ چرائتہ تلخ ۴ ماشہ۔ ہیراکسیس ۱ ماشہ۔ سم الفار ایک رتی۔ سب دواؤں کو گھی کوار کے گودے میں کھرل کر کے دو دو رتی کی گولیاں بنائیں۔ ایک ایک گولی دونوں وقت کھانے کے بعد تازہ پانی سے کھائیں۔

اکسیر العین۔ جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار اور آنکھوں کی خارش کے لئے نہایت مفید سرمہ ہے۔ پھٹکڑی سفید۔ شورہ قلمی۔ سمندر جھاگ۔ نمک سیندھا۔ ایک ایک تولہ توتیائے سبز بریاں ۶ ماشہ سب کو دو دن تک سرس کے پتوں کے پانی میں کھرل کر کے خشک کریں۔ جس قدر زیادہ کھرل کیا جاوے زیادہ مفید ہوگا۔ ایک ایک سلائی رات کو سوتے وقت آنکھوں میں لگائیں۔

کھانسی کی گولیاں۔ ہر قسم کی کھانسی کو بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ نہایت مفید دوا ہے۔ ست ملٹھی ایک تولہ۔ مصری کوزہ ایک تولہ دونوں کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک ایک گولی منہ میں رکھ کر چوستے رہیں۔

دانتوں کا منجن۔ طباشیر ۳ ماشہ۔ رومی مصطگی ۳ ماشہ۔ ست گلو ۳ ماشہ۔ کبابہ ۲ ماشہ۔ کافور ۲ ماشہ۔ الائچی خورد ۲ ماشہ۔ سپاری سوختہ ایک عدد۔ سب کو باریک پیس کر کپڑ چھان کر کے سفوف بنا لیں۔ دونوں وقت دانتوں پر ملا کریں۔ دانت موتی کی طرح صاف چمکدار ہو جائیں گے۔ اور منہ خوشبودار رہے گا۔

چکناہٹ کا داغ دور کرنا۔ جس کپڑے پر کوئی چکناہٹ کا داغ پڑ جائے۔ اسجگہ پیٹرول لگا کر دھوپ میں رکھ دینے سے داغ بالکل دور ہو جاتا ہے۔

سیاہی کا داغ۔ جس کپڑے پر سیاہی پڑ گئی ہو۔ اسجگہ لیموں کا رس یا املی کا ست پانی میں گھول کر لگانے سے دھبہ اڑ جائے گا۔ اور اگر کسی قدر نشان رہ جائے۔ تو وہ خود بخود کچھ دنوں بعد جاتا رہتا ہے۔

نور الدین اعظم رضؓ

ذکر فاروق

(۲)

خاندانِ نبوت سے اخلاص

حضرت استاذی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب کو خاندانِ نبوت کے ساتھ ایک گہرا مخلصانہ تعلق تھا۔ کہ جب ساری جماعت نے بالاتفاق آپ سے یہ خواہش اور درخواست کی۔ کہ آپ مسند خلافت کو قبول کریں۔ تو آپ نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ کہ میرے تو کبھی وہم و خیال میں بھی نہ تھا۔ کہ میں خلیفہ بنوں۔ اور اگر آج جماعت کی یہ رائے ہوتی۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی سب سے چھوٹی بچی حفیظہ بیگم کو خلیفہ بنایا جائے۔ تو میں سب سے پہلے اس کے ہاتھ پر بیعت کرتا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تعلیم و تربیت میں آپ نہایت توجہ سے کوشاں رہتے تھے۔ اور ایسے الفاظ بولتے رہتے تھے۔ جن سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آپ کے بعد مسندِ خلافت پر بیٹھنے والے حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمدؐ ہی ہیں۔ پیار سے آپ انہیں "میاں" کر کے خطاب فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ مسجد اقصیٰ میں جبکہ آپ کھڑے ہو کر درس قرآن دے رہے تھے۔ ان دنوں مسجد اقصیٰ میں جانب جنوب کچھ وسعت ہوئی تھی۔ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "میاں۔ ہم نے مسجد کو اس طرف بڑھایا ہے۔ اس طرف (یعنی جانب شمال) بڑھانے کا تم خیال رکھنا۔"

جب کبھی حضرت مولوی صاحب بہ سبب علالت یا کسی اور وجہ سے نماز جمعہ یا کسی دوسری نماز میں نہ آسکتے۔ تو فرماتے۔ میاں صاحب کو کہو۔ کہ نماز پڑھا دیں۔ جب حضرت مولوی صاحب خلیفہ بن گئے۔ تو فرمایا۔ اب صدر انجمن کا پریذیڈنٹ میری جگہ میاں صاحب کو مقرر کیا جاوے۔ چنانچہ مولوی صاحب کی وفات تک یہی پریذیڈنٹ رہے۔

(مفتی محمد صادق۔ قادیان ۲۷ جنوری ۱۹۳۹ء)

ضرورت ہے

مجھے پبلک لائبریریوں یا ریڈنگ روموں کے پتہ درکار ہیں۔ تاکہ ایسی لائبریریوں کے نام مفت فاروق جاری کیا جائے۔ احباب توجہ فرما دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں

—— چلی (امریکہ) میں منگل کی رات کو ایک خوفناک زلزلہ آیا۔ جو ڈیڑھ صد میل تک تباہی برپا کر گیا۔ بیس شہر بالکل تباہ ہو گئے۔ نقصان جان کا اندازہ پچاس ہزار لگایا جاتا ہے۔ حکومت نے دو فوجی ٹرین ڈاکٹروں اور نرسوں سے بھر کر امداد کے لئے بھیج دیئے ہیں۔ حکومت برطانیہ کے جو جہاز چلی کی بندرگاہ میں موجود تھے۔ سب مصیبت زدوں کی امداد کے لئے حکومت چلی کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔

—— عراق اور حجاز کے درمیان آمدورفت کا سلسلہ بذریعہ موٹر ولاری مکمل ہو گیا ہے۔ راستہ میں منزلوں کا کافی انتظام ہے۔ اور حکومت عراق نے رستہ میں لاسلکی سٹیشن بنا دیئے ہیں۔ تاکہ قافلہ کی خبر ہر وقت صدر مقام پہنچتی رہے۔ محکمہ پولیس نوجوانوں کی ایک جماعت قافلہ کے ہمراہ بھیجے گا۔ اس اطلاع کے موصول ہونے پر عراق۔ ایران اور کابل کے حاجیوں کا ایک قافلہ روانہ حجاز ہو گیا ہے۔

—— سرحد کے قبائلی علاقوں کی صورت حالات کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اگرچہ وہاں حالات نسبتاً سدھر گئے ہیں۔ لیکن بایں ہمہ پورا امن قائم نہیں ہوا۔ پچھلے دنوں توری خیل اور احمدزئی قبائل کے خلاف جو پابندیاں عائد کی گئیں تھیں۔ اسکی وجہ سے ان کی مخالفانہ سرگرمیاں بڑھ گئی ہیں۔ چنانچہ پچھلے ہفتہ سے چھاپے مارنے اور چھپ چھپ کر گولیاں چلانے کی وارداتیں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اور ڈیرہ اسماعیلخاں میں بھی حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے۔

—— جے پور میں زبردست بلوہ ہو گیا۔ جس میں ۷ آدمی ہلاک اور بے شمار زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں پولیس کے ۳۵ آدمی شامل ہیں۔ جن میں سے ایک کے بچنے کی کوئی امید نہیں ہے۔

نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد جے پور کے باہر ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ جو مسجد کی دیواروں کو نقصان پہنچانے لگا۔ صورت حالات خراب ہو رہی تھی۔ کہ ایک مجسٹریٹ پولیس کی جمعیت سمیت موقع پر پہنچ گیا۔

مجسٹریٹ نے ہجوم کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ لیکن ہجوم نے تعمیل کرنے سے انکار کر دیا علاوہ بریں ہجوم نے لاٹھیوں اور پتھروں سے مجسٹریٹ پر حملہ کر دیا۔

پولیس نے مسلمانوں پر گولی چلا دی جس سے ۳ مسلمان وہیں شہید اور چار ہسپتال میں جا کر فوت ہو گئے۔

ہجوم میں ایک فرقہ کی انجمن کے آدمی پیش پیش تھے۔ ان کے ۲۵ اشخاص گرفتار کر لئے گئے۔ جن میں لیڈر بھی تھے۔ شام تک حالات پر قابو پا لیا گیا۔ دوکانیں دوبارہ کھل گئیں۔ اور کاروبار جاری ہو گیا مسلح پولیس اور فوج شہر میں گشت کر رہی ہے۔

—— گیا میں یوم آزادی پر ۲۷ر جنوری کو ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ جس میں ۵۱ اشخاص مجروح ہوئے۔ جن میں سے ۲۱ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ زخمیوں میں ۴ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

زیادہ تر اشخاص لاٹھیوں سے اور چند ایک چھروں سے مجروح ہوئے۔ مجروحین میں ۲۹ مسلمان ہیں۔

فساد کے خطرہ سے صبح سے شہر بھر کی دوکانیں بند ہیں۔ دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ فوج اور پولیس علاقہ میں گشت کر رہی ہے۔

—— علیگڈھ میں بھی یوم آزادی کے موقعہ پر فساد ہوا۔ یونیورسٹی کے طلباء نے ایک مقامی نمائش پر حملہ کر دیا۔ جس سے پولیس کے ۳۸ آدمی زخمی ہوئے۔

ایک صوبیدار نے ہجوم پر ۵ فائر کئے۔ اس کے بعد شہر میں امن قائم ہے۔

—— ۲۶ر جنوری کی صبح کو حیدر آباد گودا کی ۴ مسجدوں پر اور عابد روڈ پر کارخانہ بندوق سازی کی دیواروں پر کوئلہ اور رنگدار چاک سے ایسے فقرات لکھے ہوئے پائے گئے۔ جن میں اسلام پاک کی توہین کی گئی تھی۔

اس خبر سے سارے علاقہ میں ہیجان پھیل گیا ہے۔ اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پولیس اور مسلم لیڈر فوراً موقع پر پہنچ گئے۔ توہین آمیز فقرات کے فوٹو اتار کر انہیں دیواروں سے مٹا دیا۔ نیز مسلمانوں کو پُرامن رہنے کی تلقین کی۔

اس ناخوشگوار واقعہ کی وجہ سے علاقہ میں فرقہ دارکشیدگی پھیل گئی۔ پولیس ملزموں کی تلاش میں ہے۔

—— عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد کے خارج شدہ طلباء ناگپور یونیورسٹی نے اپنے کالجوں اور سکولوں میں داخل ہونے کی اجازت دے دی ہے۔

ناگپور یونیورسٹی کا یہ اقدام خلاف آئین ہے۔ کیونکہ ساری دنیا کی یونیورسٹیوں میں یہ قاعدہ جاری ہے۔ کہ جب تک کوئی طالب علم ایک یونیورسٹی سے سرٹیفکیٹ حاصل نہ کرے۔ کوئی دوسری یونیورسٹی اپنے ہاں داخل نہیں کر سکتی۔

ناگپور یونیورسٹی نے یہ خلاف آئین کارروائی کر کے اپنی ایک معاصر یونیورسٹی کی توہین کی ہے۔ نیز مختلف یونیورسٹیوں کے اعتماد اور احترام کو دھکا لگایا ہے۔ کیونکہ برار ایک طرف حضور نظام کی قلمرو میں شامل ہے۔ نیز ناگپور یونیورسٹی کے ماتحت ہے۔

ناگپور یونیورسٹی کی اس ذلیل فرقہ پرستانہ حرکت اور فرقہ پرستانہ ذہنیت سے سی۔پی برار اور حضور نظام کی حکومت کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔

—— گوالمنڈی (لاہور) میں ایک ۱۹ سالہ بیکار نوجوان مسمی لچھمن داس کو اسکی بہن نے دو روپے دئے۔ کہ بازار سے چینی خرید لائے۔ وہ بازار سے ۱/۲ ۱ روپے کی افیون خرید لایا۔ اور گھر پہنچ کر ایک گلاس میں افیون گھول کر پینے لگا۔ کہ اتنے میں اسکی بہن آ گئی۔ جس نے جدوجہد کر کے بھائی کے ہاتھ سے گلاس چھین لیا۔ لڑکا بے ہوش ہو گیا۔ اسے میو ہسپتال میں پہنچا دیا گیا۔ جہاں اسکی جان بچ گئی۔ پولیس نے اسے زیر حراست کر لیا۔

—— راولپنڈی میں یوم آزادی کے سلسلہ میں چند کانگرسی طلباء نے اسلامیہ ہائی سکول پر کانگرسی جھنڈا لہرا دیا۔

اس حرکت پر مسلمان طلباء نے بُرا مانا اور کانگرسی جھنڈا اتار کر پھینک دیا۔ نیز اسکی بجائے مسلم لیگ کا جھنڈا نصب کر دیا۔ اور مسلم لیگ زندہ باد کے نعرے لگائے۔

کانگرسی طلباء شہر کے مسلح ہندوؤں کو ساتھ لائے۔ جس سے ہندو اور مسلمانوں میں تصادم ہو گیا۔ ہندوؤں نے مسلم طلباء پر بھی حملہ کر دیا۔ تین طلباء کو شدید چوٹیں آئیں۔ اور کئی طلباء خفیف زخمی ہوئے۔

—— گیا میں "یوم آزادی" کے سلسلہ میں فرقہ وار فساد ہو گیا۔ ہندو طلباء نے کانگرسی جھنڈا لہراتے وقت حالت جوش و اشتعال میں مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ اور اکادکا حملوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جس سے متعدد آدمی زخمی ہوئے۔ شہر میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ پولیس کو کمک پہنچ گئی ہے۔

شمالی ہندوستان کا مشہور ہفتہ وار اخبار

"دورِ جدید" لاہور

جو گذشتہ دس سال سے نہایت پابندی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے

اور

اپنی ذمہ وارانہ روش پُر متانت طرز تحریر اور بلندی اخلاق کے لئے، ملک کے تعلیمیافتہ طبقے میں خاص وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے

معاندین کرام کی آراء

لاہور کے ہفتہ وار اخباروں میں "دور جدید" ممتاز حیثیت رکھتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے دلچسپ اور مفید ہے۔ (معارف)

اس میں ایک ہفتہ وار اخبار کی تمام خصوصیات موجود ہیں۔ ایڈیٹر صاحب پرچے کو دلچسپ بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ (جامعہ)

ترتیب شگفتہ۔ تلالت پُر فکر پیرائے میں صحت و دیانت مضامین عمدہ معلومات کا اچھا ذخیرہ ہوتے ہیں۔ (النجم)

اسکی خبروں کا انتخاب پنجاب کے ہفتہ وار اخباروں میں سب سے بہتر ہوتا ہے۔ (ہمدرد)

نہایت قابلیت سے ایڈیٹ کیا جاتا ہے۔ پڑھنے والے کو مختلف اخباروں سے بے نیاز کرتا ہے (مصباح) لاہور سے آج کل جسقدر اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ روزانہ چھوڑ کر ہفتہ وار اخباروں میں "دور جدید" خاص امتیازی شان رکھتا ہے۔ (ندیم)

"دور جدید" اردو کا بہترین ہفتہ وار اخبار ہے (دلچسپ نوٹوں میں معقولیت اور کسی پر اعتراض کرتے وقت نہایت شرافت کو مدنظر رکھتا ہے۔ (پیغام صلح)

بڑی محنت اور کاوش سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ عام مروجہ دلچسپیوں اور مفید معلومات سے اس کا کوئی نمبر خالی نہیں ہوتا۔ (شاہکار)

سالانہ قیمت چار روپے فی پرچہ ایک آنہ۔

"دور جدید" اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور (منیجر)

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں باہتمام مولوی عطاء اللہ خاں مولوی فاضل پرنٹر کے چھپوا کر میر قاسم علی ایڈیٹر و پبلشر نے فاروق منزل قادیان سے شائع کیا)